شاہراہِ کامیابی

زندگی کا سوال

شہد کی مکھی اور اُودہ بلاؤ محنت اور ہوشیاری کی عمدہ مثال ہیں۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک ہر جانور کو ہاتھ پاؤں ہلانے چاہیئے ۔ ورنہ بھوکوں مر جائے گا یہی حال انسان کا ہے۔

انسان کی سیدھی سادی زندگی ایسی جگہ جہاں قدرت سامان خورد نوش خود مہیا کرتی ہے یعنی جنگلی اور خودرو نباتات اور شکار پر گذارہ ہوتا ہے۔ اور آب و ہوا ایسی معتدل رہتی ہے کہ کپڑے لتے یا گرم مکانات کی ضرورت نہیں ہوتی تو چنداں قابل ذکر نہیں۔ ہاں منطقہ معتدلہ اور منطقۂ حارہ میں جہاں انسانی عقل و طاقت ضروریات زندگی مہیا کرنے میں بہت کچھ ظاہر کرنی پڑتی ہے اور وقت صد ہا لوگ بسر اوقات کا ذریعہ تلاش کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو کم از کم غور طلب ضرور ہے۔

پانچ فیصدی ایسے لوگ ہیں جو آباؤ اجداد کی جمع کی ہوئی دولت پر نازاں ہیں اور اس ضروری سوال کو فضول سمجھ کر عوام سے علیحدہ رہنا چاہتے ہیں آخر کار بےجا غفلت اور بےپروائی کرتے کرتے مفت کا مال ٹھکانے لگ جاتا ہے۔ اور انکی

اولاد محتاج ہو کر پھر محنت مشقت کر کے کمانے والوں میں ملنے پر مجبور ہوتی ہے اور مناسب وقت میں اُن کے جانشین اور قائمقام دوبارہ اُن کی جگہ لیتے ہیں جو اِس وقت مالدار ہیں اور اُن کی دولت کا گھمنڈ اُن کی اولاد کو چکر میں ڈالتا ہے۔

کاروبار

کاروبار وہ جامع لفظ ہے جسکے مختلف شعبوں میں لوگ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور سب اسی خیال میں منہمک رہتے ہیں کہ اپنی حسب حیثیت آسائش و آرام سے زندگی بسر کرنے اور اعلےٰ ترین رتبہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ چونکہ کاروبار کی بہت سی مختلف صورتیں ہیں اور ہر کام کے لئے عقل سمجھ سہولت یا وقت بھی مختلف طرح کی ہوتی ہے۔ اسیطرح انسان بھی مختلف طبائع کے ہیں پس ضرور ہے کہ ہر شخص کے لئے ایسا کام تجویز کیا جائے جو اس کی عقل اور طبیعت کے مناسب ہو کیونکہ اگر وہ ایسے کام میں لگائے جائینگے جو ان کی جسمانی اور دماغی قوت کے مناسب نہ ہو تو اس کا نتیجہ یقینی ناکامی اور مایوسی ہوگا۔ گو ہمارا یہ کہنا ضرور تعجب خیز ہے کہ "بلحاظ مختلف پیشوں اور حرفتوں کے لوگوں کی عقل اور طبیعت میں اتنا فرق ہے جتنا کہ مختلف کاموں کے لئے مختلف اوزاروں میں" پر ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ضرور ایسا ہی ہے دیکھو بڑھئی برمے سے سوراخ کرتا ہے آری سے چیرتا ہے۔ رندہ کرنے کے اوزار علیحدہ ہیں۔ ٹھوکنے اور جڑنے کے علیحدہ۔ پیچ کسنے اور پیچ نکالنے کے لئے پیچکش الگ ہیں۔ اب اگر بڑھئی سے جو اپنے ہر قسم کے اوزاروں کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہے کہا جائے کہ فلاں کام کو ضرورت سے آدھے اوزاروں سے کر دو تو تم دیکھو گے کہ وہ اس کام کو کیسی بھدی طرح سے کرتا ہے۔

پس جس شخص کو علم قیافہ میں دخل ہے اور جو ان صفات کو سمجھتا ہے جو مختلف علوم و فنون کے لئے درکار ہیں اُسے بعض آدمیوں کو مناسب طبیعت کے خلاف مختلف کاموں اور پیشوں میں کامیابی حاصل کرنے کی اُمید میں بے ڈھنگی کوشش کرتے دیکھ

عجیب دلچسپی ہوگی - اور اگر یہ مسئلہ حل ہوگیا تو دنیا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا -

خلاصہ کلام یہ ہے کہ لوگوں کا مناسبت طبیعت کے خلاف کام کرنا ایسا ہی ہے -
جیسا کہ بسولہ کا کام آری سے اور برمہ کا کام پیچ کش سے لینا -

اگر ہر لڑکے اور لڑکی کو اس کام میں لگایا جائے جو بحیثیت مجموعی اس کی طبیعت کے موزوں اور مناسب ہے تو ہماری دوسری نسل کی بہبودی اور ترقی کم از کم دوچند ضرور ہو جائے - مزید براں افلاس دور اور جرائم تقریباً نیست و نابود ہو - نسل انسان کی خوشحالی میں نمایاں ترقی محسوس ہونے لگے - چونکہ پیشہ کے انتخاب پر انسان کی دنیاوی خوشی اور خوشحالی کا بہت کچھ دارومدار ہے - اس لئے اس کی لیاقت کے موافق کام تجویز کرنے کی امداد ضرور قابل غور ہے - اگر کوئی لڑکا شاگردی لڑکپن اور جوانی کا ابتدائی زمانہ ایسے کام میں جو اس کی جسمانی اور دماغی قوت کے مناسب نہیں ہو صرف کر چکتا ہے تو مدت العمر اپنے قیمتی وقت کے ضایع کرنے پر کف افسوس ملتا ہے - اور بیچارے کی ساری عمر یونہی برباد جاتی ہے -

سوداگر

سوداگری کے لئے تیز فہمی درکار ہے - نیز ایسی علمی واقفیت ہونی چاہیئے کہ گاہکوں سے خوش خلقی اور تمیز سے معاملہ کی گفتگو کر سکے - جو شخص خوش اخلاق اور چرب زبان نہ ہو وہ موٹا سودا مثلاً کپڑا لوہا نمک اناج وغیرہ تو فروخت کر سکتا ہے پر سوداگری کا کام ایسا وسیع اور مختلف الاقسام ہے کہ اشیا خرید و فروخت کے اچھے برے ہونے کی تمیز اصول تعمیر اور صنعت و حرفت سے واقفیت - عمدہ قوت متخیلہ اور خوشنما اور خوبصورت چیزوں کی شناخت - لوگوں سے ربط ضبط بڑھانے کا احساس خاص کر لین دین کا مذاق اور

صحیح کا حساب کتاب رکھنے کی لیاقت اور اپنے مال کی تفصیلی کیفیت بیان کرنے کے لئے قوت بیانیہ ہونی ضروری ہے - اس تصویر سے ایک خوش مزاجی ظاہر ہوتی ہے اور بہت سی صفتیں جو سوداگری کے لئے ہونی ضروری ہیں پائی جاتی ہیں بعض آدمی فطرتاً کاروبار تجارت کے لئے موزوں ہوتے ہیں اور ان میں لین دین کرنے کی قدرتی قابلیت ہوتی ہے دیگر اشخاص خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں کبھی تجارت کا کام سیکھنے کے لائق نہ ہوں گے - بعض آدمیوں کی طبیعت میں ایجاد کا مادہ ہوتا ہے اور وہ کسی نہ کسی قسم کی ایسی چیز بنا سکتے ہیں جس سے تجارت میں بہت کچھ منافع حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن ایسے لوگوں میں بعض ایسے مغرور ہوتے ہیں کہ وہ کارخانے میں کام کرنا بے عزتی سمجھتے ہیں -

بعض لوگ ایسے کام کرنا چاہتے ہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہوں اور بعض لوگوں میں قابلیت تو اعلیٰ درجہ کے کام کرنے کی ہوتی ہے پر ان کی صحت ان کاموں کے اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتی اور طبیعت محنت اٹھانے کی متحمل نہیں ہوتی پس بڑی ضرورت تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کی طبیعت کے مناسب کام میں لگایا جائے

بیشک بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو وہ کام یا پیشہ اختیار کرنا پسند کرتے ہیں جو ان کے لئے موزوں اور مناسب ہے اور جانتے ہیں کہ کامیابی حاصل کرنے کا عمدہ ترین طریقہ یہی ہے کاروبار کی دنیا میں قدم رکھنے والے نوجوانوں کی بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ چادر سے زیادہ پاؤں پھیلاتے ہیں - اپنی حیثیت اور لیاقت سے بڑھکر کام کرتے ہیں اور اس کام پر ہاتھ ڈالتے ہیں جو ان کے قابو کا نہیں ہوتا - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو حسب دلخواہ کامیابی نہیں ہوتی - دوسرے اپنی لیاقت کا ثمرہ پانے سے محروم رہتے ہیں -

نوجوان جوش جوانی میں ایکدم تجارت کے کام میں فروغ حاصل کرنا چاہتے ہیں اپنی لیاقت اور قابلیت سے بے خبر ہوتے ہیں اور اعلیٰ رتبہ حاصل کرنے کی ہوس اور بڑی بڑی تنخواہیں پانے کی اُمیدیں کاروبار سمجھنے کی لیاقت حاصل کئے بغیر ہی بلا استحقاق

کارخانجات کا مینجر بننا چاہتے ہیں۔

کیا دنیا اس لڑکے کو جس نے ابھی بادبان کھولنا اور لپٹینا تو سیکھا نہیں اور جہاز کا کپتان بننے کا ارادہ رکھتا ہے دیکھ کر نہ ہنسے گی۔ پر ہم دیکھتے ہیں کہ ۷۵ فی صدی لوگ ایسے ہیں جو کام شروع کرتے ہی اس رتبہ پر پہنچنا چاہتے ہیں جسکے سنبھالنے کے لیئے دس سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے یہ تو ایک معمولی بات ہے کہ جو لوگ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی عقل۔ طبیعت کے لگاؤ اور جسمانی حالت کے موافق کام کرکے پورا پورا فائیدہ اٹھانا چاہیئے۔

بیشک ہم ان لوگوں کی تو تعریف کرتے ہیں جو کسی قسم کا مردانہ اور معززانہ کام کرنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ لیکن بہت سے نیک آدمی اپنی مناسبت طبیعت کے خلاف اس کام کے کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے اور بلا شک یہ بڑی خطرناک غلطی ہے۔

لوگ کارخانجات کے کلرکوں کو صاف ستھرا لباس پہنے اور خوش اخلاقی سے مہذب اور بڑے بڑے آدمیوں سے معاملہ کرتے اور سامان فروخت کرتے ان کے ہاتھوں سے نہایت قیمتی اور خوشنما چیزیں نکلتے دیکھتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ بس اس سے بہتر کوئی اور کام نہیں ہے۔ خدا کرے ہم کو بھی کسی کارخانہ میں ایسی ہی جگہ ملجائے۔ گر ممکن ہے کہ اسکی طبیعت کو اس کام سے لگاؤ نہ ہو اور ان چیزوں کے جو وہ دیکھتا ہے سمجھنے اور بیان کرنے تک کا بھی وقوف نہ ہو اور نہ وہ قدرتی ادراک رکھتا ہو جو اس کام کے معقول طور سے انجام دینے کے لئے ضروری ہے۔

تجارت بھی مختلف طرح کی ہوتی ہے۔ سبزی فروش اور قصاب سوداگر ہیں اور ریشم فروش جوہری یا دیگر آرائشی سامان فروخت کرنے والے بھی سوداگر ہی کہلاتے ہیں۔ لیکن ہر قسم کی تجارت میں سامانِ تجارت کرنے اور گاہکوں سے بات چیت کرنے کے طریق جدا جدا ہیں۔ ایک شخص مضبوط طاقتور ہے اور تحکمانہ انداز رکھتا ہے اب اگر وہ ملائم اور خوشامدانہ لہجہ میں گفتگو کرنے پر مجبور ہو جیساکہ اعلیٰ درجہ

کی تجارت میں ضرورت ہوتی ہے تو وہ خواہ مخواہ بددل اور چڑچڑا ہو جائے گا۔ البتہ تھوک فروشی لوہے کی ڈھلائی کے کارخانہ یا منڈی کی خرید و فروخت میں خوش رہے گا جہاں اکٹھا مثلاً اور مصالحہ وغیرہ کے گٹھوں کا سودا ہوتا ہے۔

بعض آدمی حلیم الطبع دماغ اور متین ہوتے ہیں ان کی طبیعت میں جذبہ اور شوق نہیں ہوتا تاہم ان میں تجارت کا مذاق سمجھ اور لیاقت ہوتی ممکن ہے کہ وہ موٹے چھوٹے سودے اور ایسی ویسی گھٹیا چیزوں کی خرید و فروخت نہ کر سکیں۔

بعض آدمیوں میں باوجود مہذب اور تربیت یافتہ ہونے کے جرأت جسارت اور دلیری ہوتی ہے وہ ریل کی سڑکیں نکالنے کلیں ایجاد کرنے اور مکانات تعمیر کرنے کا کام کر سکتے ہیں اور سارا دن محنت کرنے اور اپنی کوشش و عرقریزی کا نتیجہ دیکھنے کی خوشی میں لگے رہتے ہیں اس طبیعت کے لوگ کتب خانہ اور اگر موقعہ ملے تو تصاویر سے پورا حظ اور لطف اٹھاتے ہیں۔ ترتیب یافتہ اور نازک مزاج لوگ جہازرانی انجینیری اور اسی قسم کے فرداتہ فنون بھی اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں اور ایسی بردبار اور قائم مزاج ہوتے ہیں کہ دن بھر سخت محنت کرنے کے بعد شام کا وقت اپنے مہذب دوستوں سے ملنے جلنے میں ہنسی خوشی گذارتے ہیں۔ ایسا شخص جو خوب توانا اور طاقتور ہو اور ساتھ ہی دماغی قوت بھی ایسی ہو کہ علم حاصل کرنے کے علاوہ اس سے پورے طور پر کام لے سکے تو وہ کاروبار کے ہر صیغہ میں جہاں طاقت طبیعت کے لگاؤ اور عقل کی ضرورت ہو۔ اعلیٰ ترین رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن قدرت کے فیاض ہاتھ نے ۹۹ فیصدی اشخاص کو یہ مجتمع قوت عطا نہیں کی ہے کہ کاروبار کے ہر شعبہ میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ پس انہیں چاہیئے کہ وہ کام اختیار کریں جسکے عمدہ طور سے انجام دینے کی قدرت نے انہیں خاص قوت عطا کی ہے تاکہ وہ کامیابی حاصل کر سکیں جو انسانی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔

ممکن ہے کہ کسی شخص کی دماغی قابلیت ایسی ہو کہ ہر کام کو اچھی طرح سے کر سکے لیکن ضرورت ہے کہ اس کی صحت اور جسمانی حالت بعض کاموں کی محنت برداشت کرنے

کی متحمل نہ ہوگی۔ کسی کا دماغ تحصیل علم کے لئے تو نہایت موزوں ہوتا ہے پر جہاں وہ اپنے علم کو عملی صورت میں لایا وہیں جسمانی صحت نے جواب دیا۔ پس ایسے آدمیوں کو چاہیئے کہ باہر کھلے میدان میں کسی قسم کا کام کریں کیونکہ ان کے لئے ایسے کام اور شغل کی ضرورت ہے جس میں لگاتار زیادہ غور و خوض نہ کرنا پڑے۔

اگر کوئی شخص ایک مہینے ہی کے لئے آکر ہماری ان کوششوں کو دیکھے جو ہم ان نوجوانوں کے لئے ان کی مناسبت طبیعت کے موافق کام بتانے میں کرتے ہیں اور لوگ ان رپورٹوں کو سُنیں جو بہت سے نوجوانوں نے ہماری نصیحت پر چلنے اور کامیابی حاصل کرنے کے بعد ہمیں بھیجے ہیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ جسم اور کاسہ سر ٹھیک ٹھیک ہر شخص کی حیثیت کے موافق کام بتا سکتا ہے۔

بعض آدمی علم قیافہ اور علم تشریح اعضائے انسانی سے خاصے واقف ہوتے ہیں اور کاسہ سر کا نقشہ نہایت عمدگی سے کھینچکر اپنی معمولی اور امتیازی قوت کا حال معلوم کر کے وہ کام اختیار کرتے ہیں جو ان کی طبیعت کے مناسب ہوتا ہے لیکن سب لوگ ایسا نہیں کر سکتے چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

سنہ ۱۹۱۸ء میں ایک خوبصورت مرد معہ اپنی بیوی کے ہمارے دفتر میں آیا۔ اور اگزیمنر صاحب سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ملاقات ہونے پر اس نے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے امید ہے کہ آپ سنکر بہت خوش ہونگے۔

پندرہ سال ہوئے کہ میں نے کولمبیا کالج سے امتحان بی۔ اے پاس کیا اور اپنی جماعت میں سب سے اول رہا۔ میرا ارادہ وکالت کا معزز پیشہ اختیار کرنے کا تھا۔ کیونکہ میں نے لا سکول سے بھی ڈگری حاصل کی تھی۔ ایک دن آپ کے دفتر کے سامنے سے گذرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ دیکھوں آپ مجھے کون سے صیغہ میں داخل ہونے کی صلاح دیتے ہیں۔ آپ نے میرا سر ناپا جو ۲۴۔ انچ کے قریب نکلا اور میرا وزن ایک من تو اسیر تھا۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اس سر سے پورے طور پر کام لینے اور

وکالت کا پیشہ جو تم اختیار کرنا چاہتے ہو تمہاری [illegible] کے لئے تمہارے جسم کا وزن کم از کم دس سیر موٹا ہونا چاہئے۔ پھر آپ نے بغور ملاحظہ کرنے کے بعد بتلایا تھا کہ تمہیں پیشہ عمارت کا کام اختیار کرنا چاہئے تاکہ باہر پھرنے اور کھلی ہوا میں کام کرنے کا موقعہ ملے کیونکہ تمہارے لئے ایسا کام جس میں دماغی محنت زیادہ اور جسمانی محنت بہت کم ہو موزوں نہیں اگر تم نے کوئی ایسا پیشہ اختیار کیا جس میں دماغی اور جسمانی محنت کی مناسبت نہ ہوئی تو تمہیں قطعی ناکامی ہوگی یہ سنتے ہی میری تمام امیدوں پر پانی پھر گیا اور بالکل حواس باختہ ہوگیا۔ بھلا کہاں وہ وکالت کا معزز پیشہ اور علمی مشاغل کہاں اینٹ پتھر شہتیر کڑیوں کی شناخت کرنی اور مکانات تعمیر کرنے۔ غرض میں نہایت شکستہ خاطر ہوکر آپ سے رخصت ہوا اور سیدھا ایک دوست کے دفتر میں پہنچا اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اس سے ذکر کیا۔ یہ سنکر اس نے کہا جناب انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ تم ضرور عمارت کے کام میں خوب ترقی کروگے اور علم ریاضی تمہیں تمہارے کام میں بہت مدد دے گا۔ اگر تم پسند کرو تو میرے ساتھ کام شروع کردو انشاءاللہ بہت جلد اس فن سے واقف ہوجاؤگے۔ تمہاری صحت بہت اچھی رہیگی اور فارغ البالی سے بسر بھی کروگے۔ بالآخر میں نے بھی وکالت کا خیال چھوڑ دیا اور ایک ہفتہ بعد ہی عمارت کا کام سیکھنا شروع کردیا۔ اب میں کیلی فورنیا میں رہتا ہوں اور عمارت کے کام میں اول درجہ کے لوگوں میں شمار کیا جاتا ہوں چنائی کا کام اپنے ہاتھ سے بھی کرسکتا ہوں۔ ایک بڑی جائداد کا انتظام بھی میرے ہی سپرد کیا گیا ہے اور اب میری حیثیت ـــــ پونڈ کی ہے۔ حالانکہ میری عمر کلہم ۳۴ سال کی ہے۔

وہ نہایت مطمئن معلوم ہوتا تھا اور خوب موٹا تازہ ہوگیا تھا۔ اس کی بیوی اس پر فخر کرتی تھی اور وہ بھی بیوی کو دل سے چاہتا تھا۔ پس میں نے اسے صرف کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ ہی نہیں بتایا تھا بلکہ عمدہ صحت اور گمان غالب ہے کہ درازی عمر بھی میری نصیحت پر عمل کرنے کا نتیجہ سمجھنا چاہئے۔ اب اس کے

جسم کا وزن بھی سوا دو من سے زیادہ ہوگیا تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان باتوں سے
ہمارے مشورہ کو کیا تعلق ہے صحت اور توانائی تو اس کی اپنی محنت اور کوشش
کا نتیجہ ہے تو ہم کہیں گے یہ سب ٹھیک ہے مگر ہم نے وقت پر اس کے مناسب
حال مشورہ دیا۔ مذکورہ بالا مثال کے خلاف ہم بہت سے لڑکوں کو نصیحت کرتے
ہیں کہ پھاوڑہ آری سنبھالنا چھوڑ کر کوئی کام سیکھنے کرنے کا کیا کرو یا نقشہ نویسی وغیرہ
ایسا کام اختیار کرو جس میں ایسی سخت جسمانی محنت نہ کرنی پڑے۔ ایک دفعہ
سنہ ۱۸۹۶ء میں ڈیپ ریلوے میں کچھ روپیہ دے کر میں نے ایک شخص کو
دیکھ کر کہا کہ یہ لڑکا اعلیٰ درجہ کی تصویریں کھینچ سکتا ہے۔ تاکہ جب
ختم ہوئے پر وہ مجھ سے ملا اور معلوم ہوا کہ وہ مسٹر کا مشہور مصور ہے۔ دوسرے
روز اس نے اپنی تمام مکان میں ... اور یہ بیان تذکرہ
کیا کہ دس برس ہوئے مسٹر نے مجھ سے میرے سر کو دیکھ کر یہی کہا
تھا۔ اس وقت میں لوہاری کا کام کرتا تھا میں نے دوسرے دن ہی اپنے
کل اوزار اپنے بھائی کے ہاتھ جو میرے ساتھ کام کیا کرتا تھا۔ فروخت کر دیئے
بھائی نے بہت سمجھایا پر میں نے ایک نہ سنی اور اس نے مجھ پر چڑ کر کہا کہ خیر
تو کچھ ہے اوزار میرے پاس رکھے ہیں جب مصوری کا خبط جاتا رہے تو لے لینا
خدا کا شکر ہے کہ میں نے اپنے ارادہ میں پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ
سٹیٹ کے پانچ گورنروں کی تصویریں میں بنا چکا ہوں آج کل آرڈر ملنے کے لئے
کھینچ چکا ہوں۔ ریاست کے بہت سے اعلیٰ درجہ کے لوگ میرے مربی اور سرپرست
ہیں تربیت پانے اور اعلیٰ سوسائٹی کا طرز معاشرت حاصل کرنے میں بھی
بہت کچھ ترقی کی ہے۔ خدا کے فضل سے گھر میں سلیقہ شعار بیوی۔ ہونہار
بچے اور بڑا کتب خانہ موجود ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں میری بہت کچھ
آؤ بھگت کی جاتی ہے۔ مال و دولت بھی بھائی سے کہیں زیادہ ہوگیا ہے۔
حالانکہ علیحدگی کے وقت وہ مجھ سے بدرجہا بڑھ کر تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ علم قیافہ

کے صدقہ میں مجھے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ میں ہمیشہ اس کی صداقت کا اقرار نہایت
خوشی اور فخر سے کرتا ہوں اور موقع ملنے پر ہر ایک کام کرنے والے کی سرپرستی اور
مدد کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔

۱۸۹۶ء میں ایک چالیس سالہ جوان اپنے لڑکے کو ہمارے دفتر میں مشورہ
کی غرض سے لایا۔ ہم نے بعد معائنہ کہا کہ تجارت یا صنعت و حرفت میں تو یہ کامیابی
حاصل نہیں کر سکتا۔ اسکی طبیعت کو تعلیم سے خوب مناسبت ہے اور کسی اور کام کی
نسبت ایسے صیغہ میں جہاں علمیت درکار ہو معقول ترقی کر سکتا ہے۔ غالباً پیشہ
وکالت اس کے لئے سب سے بہتر ہوگا۔ یہ سنکر اس نے کہا کہ لڑکے کے میلانِ
طبع سے بھی یہی پایا جاتا ہے لیکن میں تو یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اپنا کام یعنے
تعمیر کے متعلق کاٹ کواڑ پتھر چونا وغیرہ مہیا کرنا سیکھے۔ ہم نے کہا کہ اس کام
میں کبھی اس کا دل نہیں لگے گا اور اگر اپنی سعادت مندی سے یہ اکیس سال کی
عمر تک تمہارے پاس ٹھہرا رہا اور اپنا کام بھی سیکھ لیا تو بھی تعلیم سے بے بہرہ
رہنے پر مدت العمر افسوس کرتا رہے گا بلکہ کچھ عجب نہیں کہ بڑی عمر میں اپنا تعلیمی شوق
پورا کرے۔ تم بیشک تجارت کے مطلب کے ہو۔ لیکن لڑکا تم جیسا نہیں ہے اپنی ماں پر
ہوا ہے اور ابھی سے علمی مذاق اسے ورثتاً پہونچا ہے۔ تمہیں بھی اسے نظر انداز
نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سنکر یہ چند منٹ کچھ سوچتا رہا اور ناامیدانہ لہجہ میں کہا۔ پندرہ
سال کے قریب ہوتے ایک روز میں اپنے گھر سے فلٹن مارکیٹ نیویارک میں
منڈی کا ایک چبوترہ جو ۹ فیٹ لمبا اور ۷ فیٹ چوڑا تھا خریدنے کے ارادہ سے
گیا۔ اس وقت میرے پاس کافی روپیہ جمع ہو گیا تھا اور ارادہ تھا کہ چبوترہ کا معاملہ
کر کے میں مستقل طور سے منڈی میں کاروبار شروع کر دوں گا۔

جب میں آپ کے دفتر کے سامنے سے گذرا تو میری نظر سائن بورڈ پر پڑی اور
اچانک ایک نیا خیال دل میں پیدا ہوا۔ غرض سیدھا آپ کے دفتر میں پہونچا۔ اور کاروبار
کے متعلق آپ کا مشورہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کرانہ کا کارخانہ قائم کرو تم صاحب

ذراست ہو اور مشینوں سے بخوبی کام لے سکتے ہو۔ علمی قوت بھی رکھتے ہو اور
اسٹنکچری وغیرہ کا کام عمدگی سے انجام دے سکتے ہو۔ تمہاری طبیعت میں استقلال
اور قائم مزاجی بھی ہے اس لئے اوروں سے کام لینے میں تمہیں لطف آئے گا
تمہاری مستعدی اور اپنی قوتِ بازو پہ بھروسہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے
کہ تم کارکنوں اور متفرق کاموں پر بخوبی قابو پا سکو گے۔ تمہاری بلند نظری اور عمدہ
قوتِ تخیلہ کام کو وسیع پیمانہ پر چلانے کی دلیل ہے۔ رندہ کرنے اور تختہ چیرنے
کی آواز تمہیں مثل باجے کی سُریلی آواز کے معلوم ہوگی اور دور سے انجن کا دھواں
چمنی سے نکلتا دیکھ کر تم بہت خوش ہوا کرو گے۔ حساب کتاب رکھنے اور کاروبار
سمجھنے کی عقل بھی پائی جاتی ہے اور تم خوب خرید فروخت کر سکو گے دوستی میں
بھی تم پکے ہو اس وجہ سے ہر دلعزیز اور صاحبِ رسوخ ہو سکے۔

میرا ارادہ منڈی میں چبوترہ لینے اور سموسہ وغیرہ تلی ہوئی چیزیں فروخت کرنے
کا تھا۔ پس میں دس منٹ آپ کے دفتر کے آگے کھڑا سوچتا رہا کہ چبوترہ خرید کر اپنا
مجوزہ کام شروع کروں یا آپ کے کہنے پر عمل کروں۔ آخر کار میں نے گھر کا رخ کیا
ہر قدم پر فلاش مارکیٹ اور آئندہ کاروبار کا خیال مجھ سے دور ہوتا جاتا تھا۔ آپکی
نصیحت پر کاربند ہونے کی مفصل کیفیت تو کہاں تک بیان کروں۔ مختصر یہ ہے کہ
میں نے قلیل سرمایہ سے کام شروع کیا۔ اول تو میں ایک بڑے کارخانہ کا ایجنٹ
بنا پھر رفتہ رفتہ ذاتی سرمایہ سے کام کرنا شروع کیا اب آپ کی دعا سے تین سو
آدمی میرے کارخانہ میں کام کرتے ہیں اور کارخانہ میں ہر قسم کا سامان جو تعمیر مکانات
کے لئے درکار ہو بکثرت تیار رہتا ہے۔ شکاگو سے نیویارک تک میرے کارخانہ سے
بڑا کارخانہ آپ کو کہیں نظر نہ آئے گا۔ پھر آہستہ سے شکر گذاری کے لہجہ میں میرے
کان میں کہا اب میرے پاس ...... سٹرلنگ جمع ہیں جو آپ کی ہی عنایت
نتیجہ ہے میں نے کہا کہ اپنے لڑکے کو علم ادب اور قانون پڑھواؤ اور جہاں تک
کولمبیا کالج میں یہ تعلیم پا سکے اور علم حاصل کرے کرنے دو اور اس کے اخراجات

کفیل رہو۔ ڈگری حاصل کرنے تک اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ انشاء اللہ
پندرہ سال بعد یہ اپنے حسب بخواہ کام میں لگانے کا اسی طرح شکریہ ادا کرے گا جس طرح
کہ آج آپ میرے سامنے اظہار شکر گذاری کر رہے ہیں۔

کتاب ہذا لکھنے سے پندرہ روز پہلے ایک سترہ سالہ لڑکا میرے پاس آیا۔ میں نے
اسے کاٹ کور ٹرائینٹ چھوٹی چیزوں کی تجارت کرنے کا مشورہ دے کر مذکورہ بالا قصہ
سنایا اور چونکہ یہ اس سے پہلی ملاقات تھی میں نے شخص مذکورہ بالا کا نام بتا کر اسے
صلاح دی کہ فلاں شخص کے کارخانہ میں کام سیکھو۔ لڑکے نے حیرت زدہ ہو کر میری
طرف دیکھا اور کہا کہ میں یہی کام کرتا ہوں اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے مشین کے
کام سے بہت خوش ہوتا ہوں اور اسی کارخانہ میں کام سیکھ رہا ہوں جس کا کہ آپ نے
حوالہ دیا ہے۔ اب اس کارخانہ کی مالیت ایک ملین ڈالر اندازہ کی جاتی ہے۔

جسمانی ساخت اور تجارت سے اس کا تعلق

جسمانی ساخت کو کسی قسم کا پیشہ یا کام اختیار کرنے میں بہت کچھ دخل ہے۔
جس شخص کا سر بڑا ہو اور دماغی قوت اور قوتوں پر فوقیت رکھتی ہو مگر جسم دبلا پتلا اور
نازک ہو تو وہ موٹا چھوٹا کام مثلاً کباڑیہ یا پرچونیہ وغیرہ کا جس میں ہر وقت محنت مشقت
کرنی پڑے اور جسمانی طاقت درکار ہو کبھی نہیں کر سکتا۔ برخلاف اس کے جس کی ہڈی
اور پٹھے مضبوط۔ کالے اور گھنے بال۔ پر گوشت اور قوی جسم ہو وہ ایسا پیشہ یا کام
اختیار کر سکتا ہے جس میں جفاکشی جرأت اور طاقت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسا
آدمی فطرتاً ایسے کام کی طرف مائل ہوتا ہے جس میں پھرتی اور نفاست کے مقابلہ
طاقت کا کام زیادہ پڑتا ہے۔ روحانی قوت کی پہچان یہ ہے کہ جسم فربہ چہرہ بشاش
ہلکے بھورے رنگ کے بال۔ سیاہ ہلکی یا نیلی آنکھیں ہاضمہ درست تولید خون حسب
ضرورت دوران خون باقاعدہ اور حرارت عزیزی کی زیادتی ہو۔

فرض کرو کہ تین لڑکوں کا خط وخال اور دماغی قوت تو یکساں ہے مگر جسمانی

ساخت ایک دوسرے سے مختلف ہے ہیں تم دیکھو گے کہ پیشہ پسند کرنے میں ان کے
میلان طبع میں کس قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔

فرض کرو کہ ایک گھر کے لڑکوں میں یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ ایک لڑکا ماں پر
ہوا ہے دوسرا باپ پر تیسرا ماں باپ دونوں کی مجتمع قوت سے حصہ لینے کے
سبب دونوں بھائیوں پر فوق رکھتا ہے۔ اب فرض کرو کہ ان لڑکوں کا خاندان با
رسوخ نہیں ہے اور لڑکے ذرا ہوشیار ہوتے ہی جس طرح ممکن ہو پیٹ پالنے
پر مجبور ہیں۔

بڑے لڑکے کو جو خلقتاً کمزور مگر سمجھدار ہے کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے اس
چھوٹے سے گاؤں میں ان کے لئے دو چار پیشے سیکھنے کا موقعہ ہے۔ ان کا پڑوسی
آہنگر اسے شاگرد کر لیتا ہے اور کام سکھاتا ہے۔ لڑکا بھی باوجود اس محنت کا
متحمل نہ ہونے کے اپنی سعادتمندی سے کام سیکھنے میں خوب کوشش کرتا ہے لیکن
جوان ہوتے ہی وہ آہنگری چھوڑ کر ضرور کوئی ایسا کام تلاش کرے گا جس میں کم
محنت کرنی پڑے۔

اب منجھلا بھائی کے لئے کام کرنے کے لائق ہوتے ہی کوئی کام تلاش کرتا
ہوا پھرتا ہے وہ بہت ہی توانا طاقتور اور مضبوط ہے مگر سوائے خیاطی سیکھنے کے
اسکے لئے وہاں دوسری صورت ممکن نہیں ہے اور لاچار اسے درزی کی دکان
پر کام کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ وہ خوب طاقتور اور مضبوط ہے اس کام میں اس کا دل نہیں
لگے گا اور ایسا کام کرنا چاہے گا جس میں محنت مشقت کرنی پڑے۔ شاگردی کے
زمانہ میں وہ زیادہ آزادی اور محنت کا کام کرنے کی آرزو رکھتا ہے اور موقعہ کا منتظر
رہتا ہے۔ وہ کبھی اس پیشہ میں ترقی نہیں کرے گا اور ضرور کوئی اور کام تلاش کرے گا
اگر دونوں بھائی اپنی جگہ کا تبادلہ کر لیں یا اگر شروع ہی سے بڑا بھائی خیاطی اور منجھلا بھائی
آہنگری کرتا تو دونوں اپنے ہم پیشہ لوگوں میں امتیاز پیدا کر لیتے اور بڑی آسائش
و آرام اور فارغ البالی سے بسر اوقات کرتے۔

تیسرا بھائی دماغی اور جسمانی قوت رکھتا ہے۔ تحصیل علم اور مطالعہ کتب کا شایق ہے۔ پرائیویٹ تعلیم دینے یا کسی اور طرح سے تکمیل تعلیم کرتا ہے اور مناسب طبیعت کے موافق کام اختیار کرنے سے کامیابی حاصل کرتا ہے گھر والے اور دوست احباب اس کی عزت کرتے اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں برخلاف ازیں اسکے دونوں بھائی مناسب طبیعت کے خلاف کام میں لگائے جانے سے غریب رہتے ہیں اور بعض حاصل نہیں ہوتا جب شخص میں عملی قوت زیادہ اور کھٹھا ہوا جسم ہو تو وہ عموماً ظروف سازی یا دیگر دھات کی اشیا بنانے کا کارخانہ قایم کرنے یا برتنوں کی سوداگری کرنے کی طرف مائل ہوگا اور سخت ٹھوس اور مضبوط چیزوں کو پسند کرے گا۔ نرم اور ملایم چیزیں مثلاً سوتی ریشم وغیرہ کی تجارت اس کی خاطر میں نہ آئیگی۔ لوہے فولاد غرض کل دھاتوں اور سخت ٹھوس چیزوں سے اسے ایسا ہی انس ہوگا جیسا کہ باورچی کو اپنے کھانے سے گویّے کو علم موسیقی سے یا مصور اور نقشہ نویس کو آلات اور سامان مصوری اور نقشہ نویسی سے۔

نسخہ نمبر ۲ ??

نیو یارک میں ایک شخص ہمارے پاس آیا جسکے خط وخال سے محنت مشقت کے کام اختیار کرنے کا میلان پایا جاتا تھا۔ قوت تخیلہ تیز اور طبیعت منطقی معدوم ہوتی تھی اسکی پیشانی اوپر سے کشادہ تھی جس سے غور وفکر کرنے اور خیالی گھوڑے دوڑانے کی عادت پائی جاتی تھی مگر بھووں کے اوپر اُدھر کی جگہ ابھری ہوئی نہ ہونے کے سبب سے قوت ادراک کی شناخت تھی۔ اس میں ایسی مستعدی و استقلال نہیں پایا جاتا جیسا کہ ہونا چاہیئے۔

غرض میں نے اس کی طبیعت کا حال دیکھا اور اس سے کہا کہ تمہیں دھات وغیرہ ٹھوس چیزوں کا کام سیکھنا چاہیئے یا دھات کے ظروف وغیرہ کی تجارت کرنی چاہیئے لیکن تمہیں ایک ایسے شخص کو شریک کرنا چاہیئے جسکی طبیعت تمہاری طبیعت کے بالکل

مختلف ہو یعنی جس کی پتلی نیلی۔ کچھ بھنسلے بال۔ سُرخ چہرہ اور ذرا دھنسی ہوئی پیشانی ہو۔ یعنے خیالی قوت کے مقابلہ میں عملی قوت زیادہ ہو۔ پھرتی اور مستعدی سے کام کرے تاکہ تمہارے فلسفیانہ دماغ کے ساتھ اعتدال اور سہولت سے کام ہوا کرے

اسی دن سہ پہر کے وقت ایک ایسا شخص جس کا حلیہ ہوبہو ویسا ہی تھا جیسا کہ ہم نے صبح کو اس شخص سے اپنا حصّہ دار بنانے کے لئے کہا تھا۔ ہمارے دفتر میں آیا جبکہ میں اس کا حال لکھوا رہا تھا کہ یہ سوچ بچار کر کے نیا کام تجویز کرنے کار وبار کی نگرانی اور حساب کتاب رکھنے کی عملی قوت زیادہ رکھتا ہے تو مجھے خیال آیا کہ اس بھی کہہ دوں کہ کسی گورے رنگ۔ کشادہ اور ابھری ہوئی پیشانی۔ چوڑی کنپٹیوں بڑے اور گول سر والے آدمی کے ساتھ شرکت کرلے کیونکہ ایسا آدمی معلوم کرسکتا ہے کہ منڈی میں کس قسم کے مال کی کھپت ہے۔ اور کس قسم کی تجارت کرنی چاہیئے تاکہ آپ تو کام کاج میں مصروف رہے۔ اور وُہ نیا کام تجویز کرے۔ پھر ہم نے اس سے ذکر کیا کہ آج صبح کو ایسا ہی ایک آدمی ہمارے دفتر میں آیا تھا وُہ تمہارا بہت اچھا حصّہ دار بن سکتا ہے اور رجسٹر دیکھ کر ہم نے اُس کا نام اور پتہ وغیرہ سارا پتہ بتا دیا کہ وُہ دھات کی تجارت کرتا ہے پھر ہم نے اس سے پوچھا کہ تم اسی شہر میں رہتے ہو؟ اور اس کے اثبات میں جواب دینے پر کہا کہ کیا تم اس شخص سے واقف نہیں پر اُس نے کچھ ایسا جواب دیا جس سے معلوم ہوا کہ صورت آشنا تو ہے پر ملاقات نہیں ہے کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ ولیم اسٹریٹ میں میں نے اسے ایک کارخانہ کے دروازہ پر کھڑے دیکھا تھا بالآخر جب ہم اس کا اچھی طرح معائنہ کرچکے تو اُس نے ہنسکر کہا کہ میں اسی شخص کا حصّہ دار ہوں جس کا کہ آپ نے حوالہ دیا ہے اور اسی نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ دیکھیں آپ مجھے دیکھ کر کیا کہتے ہیں اُس روز جو شخص کہ صبح کو آیا تھا ہمارا ایسا گہرا دوست اور ثناخواں ہے کہ جب کبھی وُہ کسی کو ملازم رکھتا ہے تو پہلے اس کا حال معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس بھیجا کرتا تھا فلزات کی اشیاء کی تجارت کے متعلق اسقدر کہنا اور ضروری ہے کہ جو لوگ

یہ کام کرتے ہیں۔ ان میں آرایشی سامان۔ کھلونے اور باریک یا نازک چیزوں
کی تجارت یا ساخت کا کام سمجھنے کی کم لیاقت ہوتی ہے۔

عملی قوت رکھنے والوں کے قویٰ مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں اور وہ زیادہ تر
ایسی چیزوں کی تجارت پسند کرتے ہیں جو ٹھوس اور مضبوط ہوں اور ان کی ساخت
میں تغیر و تبدل نہ ہوتا رہتا ہو۔ مثلاً جو شخص زنانی ٹوپیوں اور آرائش و زیبائش کی
چیزوں کی تجارت کرتا ہے اسے خواہ مخواہ آئے دن فیشن کے مطابق تغیر و تبدل کرنا
پڑتا ہے اب اگر اس کے قوے خوب مضبوط اور محنت پسند ہیں تو اسے یہ تغیر و تبدل
اچھا معلوم نہ ہوگا۔ فلزات کی چیزوں کی ساخت میں بہت کم تغیر و تبدل ہوتا ہے اس وجہ
سے وہ بہت سا مال خرید کر ڈال سکتا ہے اور اطمینان ہوتا ہے کہ اگر پانچ سال
تک مال رکھا رہے تو بھی کوئی چیز خلاف فیشن نہ ہوگی اور کبھی نہ کبھی فروخت ضرور
ہو ہی جائے گی۔

جو شخص بگڑنے اور خراب ہونے والی چیزوں مثلاً میوہ جات ترکاری مٹھائی
یا اسی فیشن کے مطابق چیزوں کی تجارت کرتا ہے۔ جو ایک ہی موسم میں بیچنی
پڑ جاتی ہیں تو اس میں توکل امید اور سرگرمی بہت کچھ ہونی چاہئے۔ کارخانہ کے
کام میں نہ تو اتنا توکل درکار ہے نہ زیادہ سرگرمی کی ضرورت۔ اس میں صرف انجنئیری
اچھی سمجھ اور دستکاری کی لیاقت ہونی چاہئے کیونکہ اُسے اوزاروں آلات
اور ایسے سامان کی تجارت کرنی پڑتی ہے جن کی دستکاروں کو ضرورت ہوتی ہے
پس اگر اس میں کام کے سمجھنے کی لیاقت ہوگی تو وہ کاریگروں سے ان کی ضروریات
کے متعلق عقلمندی سے گفتگو کر سکے گا۔ اور کام لینے کی صورت میں سلیقہ سے
کام لے سکے گا۔ ذیل کے واقعہ سے فلزات کی تجارت کی پائیداری اچھی طرح ذہن
نشین ہو جائے گی۔

نیویارک میں ایک اشیاء فلزات کے سوداگر کو کارخانہ کا مکان تیار ہونے
کے دن سے رہتے اٹھائیس سال ہو گئے تھے اور مکان کا فرش اور میزیں اس قدر

بوسیدہ ہوگئی تھیں کہ اس لئے فرش کی درستی کرانے اور نئی میزیں لگانے کا ارادہ کیا
جس وقت میز ہٹائی گئی تو اس کے نیچے سے کیلوں کا ایک پیکٹ نکلا جو کارخانہ کھولنے کے
دن لاکر رکھا گیا تھا۔ پیکٹ کے نیچے کا فرش باوجود اتنی مدت گذرنے کے ویسا ہی نیا
تھا۔ سوداگر کو خیال آیا کہ پیکٹ کھول کر تو دیکھوں کہ کیلوں کا کیا حال ہوگیا ہے۔ دیکھتا کیا
ہے کہ تمام کیلیں جوں کی توں اور ایسی چمکدار ہیں کہ گویا آج ہی تیار ہو کر آئی ہیں کیلوں
کی ساخت میں اس وقت تک کچھ فرق نہیں ہوا تھا اور نیویارک کا ہوشیار سے ہوشیار
بڑھئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ نئی بنی ہوئی نہیں ہیں۔

دوسری قابل قدر بات فلزات کی سوداگری میں یہ ہے کہ اس کام میں قیمت بڑھا کر
کہنے یا جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کی قیمت قریباً یکساں رہتی ہے
اور سچ بولنے اور ایک بات کہنے سے وہی فائدہ ہوتا اور وہی کام نکلتا ہے جو جھوٹ
بولنے اور قیمت بڑھا کر کہنے سے فلزات کی چیزیں خریدنے والے عموماً ان چیزوں سے واقف
ہوتے ہیں جو وہ خریدنے والے ہوتے ہیں اور دکان بدکان پھرنے کی ضرورت نہیں
ہوتی اگر وہ ان چیزوں کا نام نہ بھی جانتے ہوں تو بھی یہ تو وہ جانتے ہیں کہ ہمیں
اس ضرورت کے لئے سامان درکار ہے اور دکاندار سے اپنی ضرورت بیان کر سکتے ہیں
جو ان کے حسب منشا چیزیں نکال دے گا۔ اگر کسی لڑکے میں چرب زبانی اور بات کو
بڑھا کر کہنے کی عادت ہو تو فلزات کی تجارت اس کا یہ عیب دور کر دے گی۔ کیونکہ
اس کام میں زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر کوشش کرے تو
ایک بات سے دوسری بات کہنے کی بھی نوبت نہ آئے گی۔

بعض اوقات آقا اور ملازم کی طبیعت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آقا کو تو ملازم
کی محنت مشقت اور کام پیارا ہوتا ہے اور اس کی بہبودی اور ترقی کی چنداں پرواہ نہیں
کرتا مگر جس ملازم میں جسمانی قوت کے علاوہ دماغی قوت بھی ہوتی ہے وہ اس درجہ پر
پہونچنا چاہتا ہے جہاں اظہار لیاقت کا موقعہ ملے اور جسمانی محنت کے ساتھ دماغی قوت
سے کام لے کر جلد کامیابی حاصل کرے۔ ایک بڑے فلزات کے کارخانہ میں ال

کی آمد برآمد سیکھنے کے لئے ایسے کلرک کی ضرورت ہوتی ہے جو طاقتور اور مضبوط ہونے کے
علاوہ ذرا سمجھدار محنتی اور فرمانبردار ہو - آقا زیادہ تر فرمانبرداری کو دیکھے گا لیکن
اگر ملازم میں جسمانی قوت کے علاوہ دستکاری اور کاروبار سمجھنے کی لیاقت بھی ہے تو مالک تو
اس سے کام کرا لے گا اور اس کا دل یہ چاہے گا کہ مال فروخت کرنے اور گاہکوں سے
لین دین کرنے کے کام پر لگایا جائے جہاں اسے دستکاری کے متعلق واقفیت اور
مال کی کھپت کا اندازہ کرنے کا موقعہ ملے اور مشین چلانے اور آلات اور اوزاروں
کے اور اس سامان کے استعمال کرنے کے اصول معلوم ہو سکیں جن کی کہ کارخانہ میں
ضرورت ہوتی ہے وہ موجدوں اور دستکاروں سے معقول گفتگو کر سکتا ہے اور ہوشیاری
سے کام چلا سکتا ہے اسلئے وہ کاروبار میں اعلےٰ درجہ کا معاون اور مددگار ثابت ہوگا اسلئے
اس سے صرف بل تیار کرانے - مال اتروانے اور لدوانے ہی کا کام نہیں لینا چاہئے

اب فرض کرو کہ ایک اور نوعمر شخص دبلا پتلا اور نازک اندام ہے اور محنت مشقت
کا متحمل نہیں ہو سکتا - پس اس میں غلہ جات کے کام کے سمجھنے اور نباہنے کی لیاقت
اور مذاق ہونا تو ممکن ہے یعنی اس کی طبیعت میں آلات سامان اور مشینری
کی خرید و فروخت کی لیاقت اور عمدہ باریک و نازک کام کرنے کا شوق پایا جائیگا
ایسے آدمی کو سامان فروخت کرنے کے کام پر تعینات کرنا چاہئے - نیز وہ اچھے برے
سامان کو جانچنے صنعت و دستکاری کا حسن و قبح معلوم کرنے اور کاروبار کے فروغ حاصل
کرنے کے وسایل سوچنے کا کام عمدگی سے نباہ سکتا ہے -

مذکورہ بالا صفات کا آدمی اگر مضبوط اور طاقتور بھی ہو تو وہ ہمہ صفت موصوف
ہوگا اور ہر پہلو سے کام کو شروع سے آخر تک اچھی طرح نباہے گا اور اگر اس میں نری
عقل اور سمجھ ہی ہے اور طاقت نہیں ہے تو اسے آدھا آدمی سمجھنا چاہئے - کیونکہ
وہ کام کو پورے طور پر نہیں چلا سکے گا - اور دوسرے آدمی کی معاونت کی ضرورت ہوگی
مضبوط اور طاقتور آدمی بڑے کارخانہ میں مستری کا کام کر سکتا ہے اور اگر چاہے
تو ساری عمر اسی میں گذار دے ورنہ کارخانہ داروں اور آلات و سامان کے خریداروں !

ہیں خرید و فروخت کے متعلق گفتگو کرنے اور سودا کرانے کی خدمت بخوبی انجام دیتا ہے پھر وُہ جانتا ہے کہ اس قسم کا سامان خرید کر بھرنے سے فائدہ ہوگا۔ اور فلاں چیز کی مانگ میں معقول منافع حاصل کرنے سے پہلے کمی واقع ہو جائیگی۔

جن لوگوں میں کچھ دماغی اور کچھ جسمانی قوت ملی جلی ہو انہیں ایسا کام کرنا چاہئے جو ان کی ادھوری قوتوں کے مناسب ہو۔ مثلاً آہنگری کا کام سیکھنے میں نازک اندام آدمی چھوٹی سی ہتھوڑی اور ہلکے اوزاروں سے آلات جراحی۔ اوزار دندان سازی اور چھری چاقو وغیرہ بخوبی تیار کر سکتا ہے لیکن عمدہ اور بڑی بڑی چیزیں بنانے کے لئے اعلے دماغی قوت کے ساتھ قوائے بھی خوب مضبوط اور طاقتور ہونے چاہئیں تاکہ بھاری بھاری ہتھوڑوں اور اوزاروں سے کام لے سکے اسیطرح جس سرجن یا جراح کا وزن سو پونڈ یعنے ایک من دس سیر ہو تو وہ آنکھ وغیرہ پر معمولی عمل جراحی تو کر سکتا ہے لیکن نازک عمل جراحی کے لئے اعلے درجہ کی مردانہ قوت اور مزاج میں خوب استقلال ہونا چاہئے تاکہ جب موقعہ ہوشیاری اور چابکدستی سے عمل جراحی کر سکے۔ الغرض ہر شخص کو اپنی دماغی اور جسمانی قوت کی مناسبت کے موافق کام اختیار کرنا چاہئے دیکھو گھوڑ دوڑ کا گھوڑا بھی گھوڑا ہوتا ہے اور یکہ و گاڑی کا گھوڑا بھی گھوڑا کہلاتا ہے۔ کیا تم گھوڑ دوڑ کے گھوڑے سے گاڑی کا اور گاڑی کے گھوڑے سے گھوڑ دوڑ کا کام لے سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس اسیطرح تمہیں اپنے کام کو بھی سمجھنا چاہئے۔ طاقتور آدمی جس میں عقل اور سمجھ بھی ہو باریک اور نازک کام بھی کر سکتا ہے اور اگر ضرورت پڑے تو ایسے کام بھی کر سکتا ہے جنمیں محنت درکار ہو۔ میکائیل اینجلو نے جسطرح اپنے قوائے اور مضبوط بازو سے سینٹ پیٹر کا گرجا تعمیر کیا اسیطرح اعلے درجہ کی نقاشی اور بت تراشی بھی کر سکتا تھا۔

اگر کل بنی نوع انسان میں یکساں قوت اور لیاقت ہوتی تو سب ہر قسم کا کام عمدگی اور کامیابی سے کر سکتے۔ اب چونکہ بہت سے آدمیوں میں کوئی قوت زیادہ اور کوئی کم ہوتی ہے تو جس قسم کی قوت زیادہ ہوگی اسیطرح کا کام وُہ عمدگی سے

کر سکیں گے اور جو بنی قوت کم ہوگی اس قسم کا کام اختیار کرنے میں ناکامی حاصل ہوگی کیونکہ وہ منشائے قدرت کے خلاف اپنی اعلےٰ قوت کو چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ ہوئے ہیں

طبیب

اس تصویر سے عمدہ صحت جسمانی کے علاوہ اعلےٰ درجہ کی قوت ادراک تحمل اور مستقل مزاجی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا آدمی اپنے ساتھ مریض کے کمرہ میں صحت لے جائے گا۔ اور حاجتمندوں کی حاجت روائی اور آفت رسیدوں کی اعانت کر کے مایوس دلوں میں تازہ روح پھونکیگا قوت گویائی بھی خوب ہوگی تاکہ اپنا مافی الضمیر دوسرے کے دل میں بخوبی ذہن نشین کر سکے اور میٹھی میٹھی باتوں سے لوگوں کو اپنا بنا لے۔ جسمانی ساخت عمل جراحی کے لئے بھی موزون ہے۔ اتفاقی ضروریات کے موقعوں پر لوگوں میں تحریک اور جوش پیدا کر سکتا ہے۔ حسب موقعہ گفتگو کر سکتا ہے۔ اپنے مریضوں اور حفظان صحت کے متعلق ضروری نگہداشت اور احتیاط سے غافل نہیں رہتا۔ جس شخص کی جسمانی صحت عمدہ نہ ہو اور ساتھ ہی اس میں جرأت ہوشیاری اور ادراک نہ پایا جائے وہ کبھی طبابت کے پیشہ میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

اس لئے پیشہ پسند کرنے میں عقل سے کام لینا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کونسی قوت قدرت نے عطا کی ہے اور کونسی قوت سے محروم رکھا ہے۔

میرے جیبی چاقو کی دھار ایسی تیز ہے کہ حجام اس سے استرے کا کام لے سکتا ہے لیکن بلوط کے شاندار درخت کو ایسے اوزار سے کاٹنے کی دھمکی دینا صراحۃ

حماقت ہے ! درخت کاٹنے کی ٹہنی کو گھنٹوں میں اڑائے گا۔ اب فرض کرو کہ ایسی چاقو کے پھل کی پشت پر ڈیڑھ سیر لوہا باندھ دیا جائے اور کلہاڑی کے دستے کی طرح ایک مضبوط لکڑی کا دستہ لگا دیا جائے تو وہی بلوط کا درخت جو پہلے کاٹنے کی ٹہنی پر قہقہہ لگاتا تھا اسکے آگے گردنِ اطاعت جھکا دے گا۔ علیٰ ہذا بعض پیشوں میں تیز دھار اور طاقت دونوں کی ضرورت ہے اور بعض پیشوں میں صرف ہتھوڑے کی طرح کلہاڑی کے سرے کے ٹھک ٹھک پیٹنے سے ہی کام نکل جاتا ہے۔

ناظرین کو یہ مضمون نہایت پیچیدہ اور ادق معلوم ہوگا اور ہے بھی یہی۔ لیکن دیگر فنون کی طرح اس فن میں بھی ایک وقت میں ایک ہی کام سیکھنا چاہئے۔ مثلاً سو میل کا سفر کرنے میں قدم باہر رکھنے کی دیر ہوتی ہے۔ پھر آگے پیچھے منزلِ مقصود پر پہنچ بھی جاتا ہے یا کمپوزیٹر کو دیکھو کہ ایک ایک حرف کر کے طویل سے طویل مضمون اور ضخیم سے ضخیم کتاب کو ختم کر ہی لیتا ہے۔ اسی طرح بتدریج اس فن میں بھی مہارت کامل بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔

دلچسپ واقعات

بارہا مجھے پیشہ اختیار کرنے کے متعلق لکچر دینے کے لئے بلایا گیا ہے اور جو لوگ اس فن سے واقف نہیں ہیں وہ میری تقریر سنکر دنگ رہ گئے ہیں ذیل کے واقعہ سے ہمارے بیان کی پوری تشریح ہو جائے گی۔

مصنف کتاب ہذا کو برسوں سے وقتاً فوقتاً مختلف کاروبار سکھانے اور مختلف طلباء کے آگے پیشہ اختیار کرنے کے متعلق لکچر دینے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں اسے پروفیسر پیکارڈ کے تجارتی کالج واقعہ بازار ۲۳ فورتھ ایونیو نیویارک (جو اس وقت میتھوڈسٹ بک ہوس ۱۵۰ براڈوے میں قائم تھا) کے طلباء کے سامنے لکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا۔ لکچر ختم ہونے پر چند طلباء کو پیشہ اختیار کرنے کے متعلق اُن کا قدرتی اور طبعی

میلان علم قیافہ کی رو سے تشخیص کرنے کے لئے آگے بلایا گیا۔

پہلے لڑکے کا اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد میں نے کہا کہ اس کی طبیعت
کو علم حساب سے خوب مناسبت ہے۔ حساب کتاب اور روپیہ پیسہ کا دلدادہ اور خوش
تقدیر ہے۔ اسے کسی بینک کا خزانچی ہونا چاہئے۔ یہ سنتے ہی تین سو طلباء
نے نعرہ خوشی بلند کیا اور عجب لطف آیا۔ پھر میں نے کہا کہ تمہیں روپیہ گننے میں
لطف آئے گا۔ خوب دولت جمع کرو گے۔ اور ہوشیاری سے لین دین کرو گے
آخر میں معلوم ہوا کہ وہ طالب علم اپنی جماعت کے بنک کے کام میں خزانچی کا پارٹ
ادا کرتا تھا اور اس کام سے اسے ایسی دلچسپی تھی اور اس پر ایسا ناز کیا کرتا تھا
کہ دوسرے کسی کام کو وہ کام نہ سمجھتا تھا۔ اور گو سب لڑکے اسے از راہِ تمسخر خزانچی
خزانچی کہا کرتے تھے مگر وہ ذرا بُرا نہ مانتا بلکہ خوش ہوا کرتا۔

زنانی ٹوپیاں بنانے والا

ایک طالب علم بوجوہات ذاتی کے ظروف وغیرہ کا کام کرنے کے لئے مجبور
تھا۔ ایک ٹھیکیداری کا کام خوب کر سکتا تھا۔ الغرض آخر میں ایک دراز
قد کشادہ سینہ پتلی کمر والے خوبصورت طالب علم کو یونہی سرسری طور سے
دیکھ کر کہا کہ تمہیں زنانی ٹوپیوں کا کام کرنا چاہئے۔ ایک دراز قامت اور قوی الجثہ
نوجوان کی نسبت یہ بیان کرتے ہی سب خوب کھلکھلا کر ہنسے کہ اس
تن و توش کا آدمی ٹوپیوں کا سا نازک کام جو لڑکیوں کے کرنے کا ہے کرے
آخر اُسے ساتھیوں کے مذاق اڑانے سے بچانے کے لئے حاضرین کو مخاطب
کر کے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کام کے لئے کون کون سی صفات ہونی
ضروری ہیں۔ دیکھو تم سب میں بیس فیصدی بھی ایسے لڑکے نہیں ہیں جن میں یہ
صفتیں پائی جائیں اور اس جنٹلمین میں تمام صفتیں موجود ہیں۔ یعنی اول
کام کے لئے دستکاری کا مذاق۔ خوشنمائی اور آراستگی کی سمجھ۔ رنگوں کی تمیز

اور ایک رنگ سے دوسرے رنگ کا میل دیکھنے کی جانچ - چہرہ کی مطابقت قطع
برید کی لیاقت - ذکاوت اور ایجاد کا مادہ " ناکتخدا شیخ کی ٹوپیاں فیشن کے مطابق
ایسی تیار کر سکے جو زیبائش کے علاوہ چہرہ کی رونق دوبالا کرتے - مزید برآں
ہاتھ میں ایسی صفائی اور پھرتی ہونی چاہئے کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنے ہاتھ سے
کتر بیونت کر سکے پھر اس طالب علم کی طرف مخاطب ہو کر کہا اگر تم زنانی ٹوپیوں کی سوداگری
کرو اور تمہارے حسب منشاء کوئی کاریگر میسر نہ آئے تو تم خود اپنی طبیعت سے اختراع
کیا کرو گے اور اپنے ہاتھ سے نئے نئے نمونے تیار کر کے شیشہ کے بکس میں لوگوں کے
دکھانے کے لئے رکھا کرو گے - اس پر حاضرین نے ایک اور قہقہہ لگایا اور میر مجلس
(جنکی طبیعت نہایت مذاق پسند تھی) اور کل اساتذہ مدرسہ بھی خوب ہنسے - مگر یہ دیکھکر
سخت تعجب ہوتا تھا کہ نوجوان بجائے برا ماننے اور چڑنے کے خود بھی ہنس رہا تھا
اور خوش معلوم ہوتا تھا - آخر میں میں نے کہا کہ یہ صفتیں اس طالب علم کو اپنی والدہ
سے وراثتاً ملی ہیں اسلئے یہ زنانہ مذاق طبیعت کو اپنی ماں کی آنکھ سے تاڑتا ہے اسی
طرح جو لڑکیاں باپ پر ہوتی ہیں وہ گھوڑے کی سواری اور پالتو جانوروں کا شوق
اور دیگر مردانہ مذاق رکھتی ہیں اور بعض ایسے کام کرتی ہیں جو عورتوں کے کرنے کا نہیں
ہوتا یا عموماً عورتوں کو ان کاموں سے رغبت نہیں ہوتی -

جسوقت میں لکچر روم (لکچر دینے کا کمرہ) سے نکلنے لگا تو سب نے مسکرا کر سلام کیا -
جس سے میں سمجھ گیا کہ میرے چلے جانے کے بعد سب کے سب ہنسی اڑائیں گے - چنانچہ
ایسا ہی ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ پروفیسر صاحب اور کل مدرسہ والوں نے اس لڑکے
کا نام ملنر (زنانی ٹوپیاں بنانے والا) رکھدیا - فارغ التحصیل ہونے سے پہلے
اس لڑکے نے پروفیسر موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ جناب آپ اور کل مدرسہ
والے میرے ملنر ہونے کے خیال کو آجتک ہنسی میں اڑاتے رہے ہیں لیکن اسمیں
بہت کچھ صداقت ہے جو آپ کے قیاس میں نہیں آسکتی - سنئے میری پانچ بہنیں ہیں
اور میں دو سال سے ان کے لباس اور ٹوپیوں کا کل سامان خریدا کرتا ہوں - کپڑوں

کی قطع برید میں نئی نئی وضع طرح نکالتا رہتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے ان کے لئے ٹوپیاں بناتا اور جھالر وغیرہ لگاتا ہوں جنہیں میری بہنیں اور ان کی سہیلیاں بہت پسند کرتی ہیں۔ میری بہنیں کہتی ہیں کہ بازار میں ان سے اچھی ٹوپیاں نہیں مل سکتیں اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ یہ ہرگز میرے ہاتھ کا کام نہیں بلکہ کسی اعلےٰ درجہ کے کاریگر کا ہے۔

۱۹۱۵ء میں یعنی مذکورہ بالا لکچر کے تین سال بعد پروفیسر ہیکارڈ نے مجھے اپنے مدرسہ میں ایک اور لکچر دینے کے لئے بلایا اور لکھا کہ تین سال پیشتر آپ نے اختتام لکچر پر جس طالب علم کو لباس اور زنانی ٹوپیوں کا کام کرنے کا مشورہ دیا تھا اس نے وہی پیشہ اختیار کیا ہے اور آجکل وہ یوروپ گیا ہوا ہے تاکہ پیرس میں رہ کر وہاں کے فیشن کو امریکہ میں رواج دینے کے متعلق تجویز کرے اور گو اسکے اساتذہ سابق اور ہم مکتب اب بھی اس سے مذاق کرتے ہیں لیکن اب ان کی ہنسی طنزیہ نہیں ہوتی۔

اب چونکہ اس طالب علم نے میرے سائیز کرنے سے پہلے ہی کلاہ سازی میں اپنے مذاق طبیعت کا امتحان کر لیا تھا اسلئے میری نصیحت اور مشورہ کا وہ غالباً زیادہ مشکور نہ ہوگا۔ دوسرے اگر خوش نصیبی سے وہ امیر گھرانے کا ممبر نہ ہوتا تو اس کو طبع آزمائی کا موقع نہ ملتا بلکہ الٹا میرے مشورہ سے ناراض ہوتا۔ بہرحال جن لوگوں کو دماغی یا جسمانی محنت کرکے روزی کمانی پڑتی ہے وہ ہمارے مشورہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور مناسبت طبیعت کے موافق کام میں لگائے جانے پر بہت کچھ اظہار شکر گذاری کیا کرتے ہیں

عام رائے کی اصلاح

جسوقت تک عام لوگوں کے دلوں میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین نہیں ہوگی کہ آدمی کیسا ہی عقلمند اور ہوشیار کیوں نہ ہو بعض پیشے ایسے ہوں گے جن کے اختیار کرنے میں اسے کبھی کامیابی نہ ہوگی اور جس وقت تک اس کی مناسبت طبیعت کے موافق کام میں نہیں لگایا جائے گا اور اس کے عام مذاق طبیعت کا لحاظ نہ کیا جائیگا

اس وقت تک وہ اندھوں کی طرح ادھر اُدھر بے سود ہاتھ مارتا پھرے گا۔ پس لوگ اسی طرح کاروبار کرنے میں خود غلطی کریں گے اور اپنی اولاد کو بھی خلاف طبع کام میں لگا کر خراب کریں گے۔ مثلاً جو شخص اعلیٰ درجہ کا فلاسفر ہو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ریاضی دان بھی ہو یا جو فطرتاً علم موسیقی کا مذاق رکھتا ہو ستار اور باجہ اپنے ہاتھ سے بنا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ غزل ٹھمری خود ذکر سکے یا علم حساب اور علم تاریخ کا مذاق اسکی طبیعت میں بالکل نہ ہو۔

ایک دفعہ ایک لڑکا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میرے کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی بابت آپ کیا مشورہ دیتے ہیں۔ اس کے طرز بیان سے یہ پایا جاتا تھا کہ اسنے تعلیم یافتہ اور قابل لوگوں کا رتبہ اور بلند پایہ دیکھ دیکھ کر اسکے دل میں تعلیم کی خوبی اور تعلیم یافتہ ہونے کی خواہش اچھی طرح جاگزین ہو چکی تھی اور اس حیثیت میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کا دروازہ کھلا نظر آتا تھا۔ مگر جب میں نے اسے تجربہ کرنے کا رفاشر بنانے اور ایسے کام کرنے کی رغبت میں استقلال اور طاقت دیکھا رہتی ہے اصلاح دی تو اس نے کہا کہ کیا مجھے کالج میں داخل ہونا نہیں چاہیئے۔ میں نے کہا کہ یہ لیاقت تمہاری طبیعت کے مناسب نہیں ہے کیونکہ حاصل کرنے کے لئے ذکاوت معاملہ اور زباندانی بھی ضروری ہے۔ اس پر بھی اس نے باصرار تمام کہا کہ کیا سخت محنت اور غیر معمولی مطالعہ کتب کرنے پر بھی مجھے کالج کی تعلیم حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہوگی۔ میں نے جواب دیا کہ یہ تو صحیح ہے کہ تربیت اور کوشش سے حصول تعلیم میں بہت کچھ مدد ملتی ہے پر جب تم لڑکے ہی ایسی قابل نہ ہوں تو کیا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ورزش کرنے سے پٹھے اور اعضا مضبوط ہو کر اعضا کو تقویت پہونچتی ہے مگر تنگ سینہ۔ زرد رو لاغر اندام لڑکا کتنی ہی ورزش اور ریاضت کیوں نہ کرے پہلوانوں میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

وکیل

اس تصویر سے استقلال بلند پائگی اور خوداعتباری ظاہر ہوتی ہے۔ سر کی چندیا اُبھری ہوئی ہے جو تحمل اور بلند حوصلگی کی علامت ہے۔ سر گُدّی اور کانوں کے پاس سے خوب چوڑا ہے جس سے فریقِ ثانی کی مخالفت اور تردید کرنے کی جرأت اور اپنے دعوے کی تائید کرنے کی لیاقت پائی جاتی ہے۔ سمجھ اور قوتِ گویائی کا خانہ بھی کشادہ ہے تاکہ نشیب و فراز بخوبی سمجھے اور زبان سے اپنا وکالت کا کام عمدگی سے انجام دے۔ وکالت ایک ممتاز پیشہ ہے اور اس پیشہ میں کل قوتوں سے جو انسان میں ہونی ممکن ہیں فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے مگر زیادہ تر بردباری عالیدماغی اور اپنی علمیت ظاہر کرنے کی قوت ہونی ضروری ہے۔

ہم مشہور متقدمین کے قدم بقدم چلنا چاہتے ہیں اور یہ خواہش اپنی قوت اور مناسبت طبیعت کی واقفیت کی نسبت زیادہ تر پاسِ عزت اور خودداری کے خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ بچے اپنے بزرگوں سے ایسے لوگوں کی نسبت سُنتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کوشش سے ہی یہ رتبہ حاصل کیا ہے۔ اب اگر کوئی لڑکا بلند خیال ہے تو اس رتبہ کو جس پر کہ اس وقت کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنی کوشش کی بدولت سرفراز دیکھتا ہے پہونچنا چاہتا ہے پر نہ تو خود جانتا ہے نہ اس کے خیال میں کوئی اور اس راز سے واقف ہے کہ ان لوگوں میں قدرت نے کونسی خاص قوتیں ودیعت کی ہیں۔ دوسرے اپنی مناسبت طبیعت کے موافق پیشہ اختیار کر کے اچھا محنت و کوشش کا پھل پاتے ہیں۔

عام لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جس طرح لڑکے کرکٹ۔ فٹ بال۔ بھاگ دوڑ کشتی کو وائی میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرتے ہیں اسی طرح ہم بھی کامیابی اور عزت حاصل کر سکتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ مستعدی استقلال اور عالی حوصلگی سے ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن جب اپنی مناسبت طبیعت کے خلاف کام کرنے سے انہیں اپنے مقاصد میں ناکامی ہوتی ہے تو قسمت کو بدنام کرتے اور کہتے ہیں کہ کیا کریں قسمت ہی الٹی ہے۔ ورنہ میرے کئی پڑوسیوں نے اسی کام میں خوب ترقی کی ہے۔ نہ میں بے پرواہ ہوں نہ کوئی علت یا بدعادت مجھ میں ہے۔ صبح سے شام تک برابر محنت بھی کرتا ہوں لیکن جو کام ہے الٹا ہی ہوتا ہے۔ سونے پر ہاتھ ڈالتا ہوں مٹی ہو جاتی ہے پھر یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس کی مثال ایسے یہ ہے کہ کتا چوہیا پکڑنے کی کوشش کرے اور ناکام رہنے پر کہے کہ دیکھو بلی بھی تو اسی طرح پنجوں سے دبوچ لیتی ہے بلکہ میں نے تو کسی بلی کو چوہیا پکڑنے میں اتنی محنت اور کوشش کرتے بھی نہیں دیکھا۔ پھر کیا سبب ہے کہ بلیاں تو نیچہ پڑے پیچھے ایک چوہیا کو بھی نہیں نکلنے دیتیں اور یہاں اس کے برعکس معاملہ ہے کہ ایک چوہیا بھی ہاتھ نہیں لگتی۔ لیکن غریب کتے کو چاہیئے کہ چوہیوں کا شکار تو بلیوں کے لئے چھوڑ دے اور خرگوش ہرن یا اور جنگلی جانور شکار کیا کرے کیونکہ اسے ایسا شکار کرنا چاہیئے جس میں صرف پنجہ ہی سے کام نہ لینا پڑے بلکہ تیز رفتاری تیز دانت اور مضبوط جبڑے کام دیں۔

مزید برآں بلی تو تاک لگاتی اور اپنے شکار کی گھات میں پڑی رہتی ہے اور اچانک جھپٹا مارتی ہے۔ برخلاف اس کے کتا بلبلاتا بھونکتا اور تعقب کرتا ہے۔ اس سبب سے اتفاقیہ ہی چوہیا تک پہنچنے کی نوبت آتی ہے۔ کتا بڑے شکار کے لئے موزوں ہے اور ایسے جانور پکڑ سکتا ہے جو تھوڑی جگہ میں نہ چھپ سکے اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ایسے جانوروں کی رفتار کتے کی رفتار سے کم ہوتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بلیاں اور اقسام کے شکار کے لئے موزوں ہیں اور

سکتے اور اقسام کے شکار کرتے تھے۔ یہی حال دیگر حیوانات کا بھی ہے لیکن
انسان کی کاروباری زندگی کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ اشرف المخلوقات ہونے پر
ان کا یہ حال ہے کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ طاقتور اور عقلمند آدمی محنت
اور کوشش سے ہر پیشہ اور ہر پیشے میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

شاید بعض ناظرین یہ خیال کریں کہ کیا ہم اپنی قوت اور مناسبت طبیعت کا
خود اندازہ نہیں کر سکتے؟ بیشک بعض اوقات دوست احباب بھی اپنی
عقل سے سیدھے رستے پر لگا دیتے ہیں لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ نصف سے زیادہ
آدمی مناسبت طبیعت کے خلاف کام کر رہے ہیں یا کم از کم یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایسے کام کر رہے
ہیں جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور بے شمار رنج میں مبتلائے مصیبت
ہیں اور دنیا دیکھ کر کہتی ہے کہ یہ راست باز شریف سمجھدار اور محنتی آدمی ہے
پر خدا جانے کیا سبب ہے کہ ہر کام میں نقصان ہوتا ہے۔ دوستوں
سے بھی بہت کچھ مدد لی گئی مگر نتیجہ صفر ہوا۔ وہ بھی تھک کے پیچھے ہٹ گئے۔ واقعی
چونکہ رات دن پیش آتے رہتے ہیں اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ بہت سے
صاحب شعور آدمی بھی یہ نہیں جانتے کہ کونسا کام ان لوگوں کے لئے موزون
اور ان کی طبیعت کے موافق ہے۔

بازاری کاروبار

نیویارک میں اکثر مائیں اپنے ہونہار بچوں کو ہمارے دفتر میں معائنہ کے لئے
لے کر آتی ہیں اور بڑے شوق سے پوچھتی ہیں کہ آیا انہیں علمی مشاغل میں لگایا جائے
یا تجارت کے کام میں؟ بعض مائیں کہتی ہیں کہ ہم تو اپنے بچے کے
لئے بازاری کاروبار کو اور پیشوں پر ترجیح دیتی ہیں۔ اب اگر اس کا خاوند نیویارک
میں کسی قسم کی تجارت کرتا ہے تو ماں چاہتی ہے کہ بیٹا بھی وہی کام کرے
جو باپ کرتا ہے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ تم اسے کس کام میں لگانا چاہتی ہو؟ تو

وہ جھٹ بول اٹھتی ہے کہ میں تو اسے کسی قسم کے بازاری کام میں لگانا چاہتی ہوں۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ کام کا نام تو لو کہ آخر کون سا کام تمہیں پسند ہے تو کہتی ہے کہ یہ تو میں نہیں کہہ سکتی کہ کون سا کام ہو۔

ناظرین کو یہ جتا دینا سب معلوم ہوتا ہے کہ نیویارک میں بازاری کاروبار سے سامان تعمیر کی تجارت۔ پیداوار غلہ اور روئی کے تبادلہ کا کام۔ مال کی آمد و برآمد۔ اناج کی آڑھت۔ گوشت۔ چربی۔ مکھن اور میوہ جات کی دوکانداری۔ فولاد اور لوہے وغیرہ کے کارخانجات مراد ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تمام کام تجارت میں داخل ہیں۔ مگر ان میں سے دو کام کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ شاید لاکھوں میں ایک دو آدمی ہی ایسے نکلیں جو چکی کے پتھر سے لے کر قیمتی جواہرات تک یکساں لیاقت سے فروخت کر سکیں۔ کیونکہ جس شخص کو قدرت نے ہر طرح کی قابلیت عطا کی ہے۔ وہ سب کام کر سکتا ہے اور چند روز دل لگا کر کام کرنے سے جو اپنے فن میں چاہیے مہارت کامل حاصل کر سکتا ہے۔

پس جس شخص کے میں ایسی قابلیت ہو وہ بازاری کاروبار کے ہر شعبہ میں کام کر سکتا ہے۔ خواہ جواہر فروخت کرے۔ خواہ چکی کا پتھر نیلام کرے یا تار گھر۔ کارخانہ یا بحری محکمہ میں کام کرے۔ اسکے لئے سب یکساں ہوگا۔ اور صرف سہولت۔ آرام و آسائش اور مستقل منافع ہی پر کیا منحصر ہے۔ سمجھئے یہ بھی کم عزت اور ناموری بھی حاصل کرے

پادری یا واعظ

اس عہدہ کی اہمیت پر ترتیب کا اتفاق ہے۔ کیونکہ پادری کو زندگی کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں پہ کام کرنا اور عقل و شعور سکھانا اور باہمی اتفاق و محبت کا سبق دینا پڑتا ہے۔ پس اسے اپنی جماعت میں کسی سے دانشمندی اور حسن اخلاق سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ اس تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ چندیا ابھری ہوئی اور طرفین سے سرکم کٹ دو ہے۔ ذرا اس تصویر کا مقابلہ ڈاکٹر اور انجینیر کی تصویر سے کر کے دیکھو۔ سر کا حصہ مشین اور پیشانی ابھری ہوئی ہے جو اخلاقی اور روحانی قوتیں ظاہر کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ اس کے علم و عمل کا میلان کس طرف ہے؟

کتاب ہذا کی کل تصاویر ان قوتوں کا جو ہر قسم کے کاروبار کے لیے علیحدہ علیحدہ ہونی ضروری ہیں۔ مقابلہ اور بناوٹ بتاتی ہیں۔ لیکن پورا سر جیسے وہ سر جس کے تمام حصص اوسط درجہ کے ہوں یقیناً ہر قسم کے پیشہ کے لیے موزوں اور اچھا ہوتا ہے لیکن پادری اور واعظ سر کے حصہ پشتین اور پیشانی کے ابھر کر پورے ہونے کے بغیر اپنے فرائض منصبی کو پورے طور پہ انجام نہیں دے سکتا۔

یہ آسان کام نہیں ہے

اس خیالی قاعدہ سے مناسبت طبیعت کے موافق پیشہ اختیار کرنے کا مسئلہ دقیق اور پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ سوال یہ نہیں ہے کہ آیا بہت سے آدمی ایسے پیچیدہ اور مشہور مضمون پہ حاوی ہو سکتے ہیں کہ تمام صورتوں میں

ٹھیک اور مناسب طبیعت پیشہ منتخب کر سکتے ہیں یا نہیں؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ یہ تمام واقعات - جزئیات - حادثات - خصوصیات - اتفاقات اور فطرت وغیرہ ایک ہی اصطلاح "موزوں پیشہ" میں داخل ہیں یا نہیں؟ پس لیاقت اور میلان طبیعت کے باقاعدہ مطالعہ سے ہر شخص اپنے حسب لیاقت کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ ہر شخص کی عقل و فہم الگ الگ ہوتی ہے اور پہلا سوال یہی ہوتا ہے "میں کون سا کام عمدہ طور سے کر سکتا ہوں؟" اور دوسرا سوال یہ کہ "کون کام میرے مذاق طبیعت خاندانی عزت اور موجودہ حیثیت کے لحاظ سے زیادہ موزوں ہے؟" چونکہ بہت سے لوگوں کو خواہ مخواہ کسی نہ کسی قسم کی تجارت کرنی پڑتی ہے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ انہیں کس قسم کی تجارت کرنی چاہیے جس میں آئندہ کوشش جاری رکھنے کا موقعہ ملتا رہے اور فلاح و بہبودی اور ساتھ ہی عزت و ناموری حاصل کرتا رہے۔

جن لوگوں نے محنت مشقت سے کمایا ہے وہی جانتے ہیں کہ دولت جمع کرنا یا حسب حیثیت بسر اوقات کے وسائل بہم پہنچانا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

ایک دفعہ ایک نوجوان میرے پاس آیا اور معائنہ کے بعد اس نے بڑی فراخ حوصلگی سے کہا کہ اگر آپ مجھے میری مناسبت طبیعت کے موافق کوئی جگہ دلوا دیں تو پہلے مہینہ کی تنخواہ نہایت خوشی سے آپ کی نذر کردوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ میرا کام مقامی ہے اور ایک جگہ ہی رہنا پڑتا ہے۔ اس سبب سے مجھے آسامیاں خالی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ کبھی کبھی کوئی غرضمند ہم سے دریافت کرتا ہے کہ تمہارے خیال میں اس کام کے لائق کوئی آدمی ہو تو بتاؤ۔ پس تم اپنا نام پتہ اور جس صیغہ میں کام کرنا چاہو لکھ کر دے جاؤ چنانچہ اس نے حسب ذیل لکھ کر دیا۔ "میں ایسی جگہ چاہتا ہوں جہاں کام تھوڑا ہو اور معاوضہ خدمت معقول ملے۔ دستخط ڈبلیو۔ ایچ۔ جے۔ اسپرمیں نے کہا کہ ایسی آسامی کے خواہشمند تو بہت ہیں اور جہاں ایسی آسامی خالی ہوتی وہیں مستعفی ہونے والے کے دوست احباب کو خبر ہو جاتی ہے اور چپ چاپ کوئی نہ کوئی مقرر کر لیا جاتا ہے۔ بہر حال

میں تمہارا خیال رکھوں گا۔ مگر چونتیس سال سے میں ایسے موقعہ کا انتظار کر رہا ہوں اور ہنوز روزِ اوّل ہی ہے۔ تاہم جب وقت مجھے اسکے حسبِ منشاء جگہ دلوانے کا موقعہ ملا۔ تو نہایت خوش ہوں گا اکثر مجھے یہ یاد آکر ہنسی آتی ہے کہ یہ شرم آلود درخواست ایسے شخص نے کی تھی جو ماڈسٹ ٹاؤن (حیاآباد) کا رہنے والا تھا۔

جب سے ریل اور تار برقی جاری ہوئی اور دیگر ذرائع خبر رسانی جن میں روزانہ اخبارات بھی شامل ہیں حاصل ہو گئے ہیں۔ اسوقت سے مضافات کے نوجوانوں کو بڑے بڑے شہروں میں جاکر قسمت آزمائی کرنے کا شوق دامنگیر ہو گیا ہے اور تماشہ گاہ قدرت کے اسٹیج پر اپنی قوت اور لیاقت کا امتحان کرنا اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اخبارات میں صنعت و حرفت سائنس و تجارت اور کارخانجات کی عجیب و غریب ترقیوں کا حال شائع ہوتا رہتا ہے اور دیہاتی لڑکے اخبار پڑھ پڑھ کے اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ہم بھی یہ ہی کام کیوں نہ سیکھیں اور کیوں خواہ مخواہ لکڑیاں کاٹنے۔ ہل چلانے اور کاشت کرنے کی زحمت اٹھائیں گرمی جاڑے چلچلاتی دھوپ اور کڑکڑاتے جاڑے میں جان ماریں اور نتیجہ یہ ہو کہ موٹے جھوٹے کپڑے سے تن ڈھانپ لیں اور بُری بھلی طرح پیٹ بھر لیں۔ دن رات سخت محنت کرنے سے قبل از وقت بوڑھے ہو جائیں اور دن بھر میں مشکل سے دو چار صورتیں نظر آئیں وہ بھی اتنی دور کہ بات چیت کرنے کا موقعہ نہ ملے بھلا یہ بھی کچھ زندگی ہے؟

اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جہاں اٹھارہ سال کی عمر ہوئی اور بہت سے لڑکے جو شہر دیکھنے کا ارمان نکالے بغیر رہ نہیں سکتے کسی نہ کسی صورت سے وہاں پہنچنے کی تجویز کر لیتے ہیں۔ محنت مزدوری کرتے خراب خستہ حالت میں نیویارک میں آتے ہیں تاکہ جو کچھ اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ اپنی آنکھ سے دیکھیں۔

پس جب وقت وہ بندر پر اُترتے ہیں اور تجارت کی گرم بازاری اور کارخانجات کی دھوم دھام اور شور و غل سنتے ہیں تو حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں۔ جدھر نظر اٹھا کر

دیکھتے ہیں عجیب سماں نظر آتا ہے اور کہتے ہیں کہ بیشک شنیدہ کے بود مانند دید۔
اس سے آدھا بھی پڑھنے اور سننے میں نہیں آیا۔ بازاروں میں دیوانوں کی طرح پھرتے
ہیں۔ شہری ان پر قہقہہ لگاتے اور آوازے کستے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ دس
برس پہلے ہم بھی اسی حالت سے یہاں آئے تھے۔ غرض چاروں طرف سے اسی طرح
نوجوان برابر شہروں میں آتے رہتے ہیں اور کامیابی کی شاہراہ پر جمِ غفیر ہو جاتا ہے۔ شہروں کے
حالات سن سن کر ان کی اُمنگ میں تحریک ہوتی ہے اور شہری زندگی بسر کرنے کی آرزو
میں کشمکش کرتے رہتے ہیں۔

بعض تو بہت کچھ ترقی کر لیتے ہیں لیکن ایسے لوگ جہاں رہتے ہیں وہیں اپنی لیاقت
اور حیثیت کے موافق ترقی کرتے۔ بعض اوسط درجہ کی کامیابی حاصل کرتے ہیں
اور بعض محنت مشقت اور کوشش کرنے میں جان تک کھپا دیتے ہیں لیکن
سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بس بیچارے مایوس ہو کر اور صحت گنوا کر آخر
اپنی انتھک کوشش سے ہاتھ اُٹھا کر چلے جاتے ہیں۔

خدا جانے شہروں میں کیا رکھا ہے کہ جسے دیکھو شہر میں دوڑا چلا آتا ہے۔ بہت سے لوگوں
میں تجارت کی لیاقت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ان بیچاروں کو اس کی کیا خبر ہے۔ وہ تو بے سوچے سمجھے
فوراً سوچے بغیر تجارت کے کام میں پڑ جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس کا نتیجہ
کیا ہوگا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ہر شخص جو ہوشیار اور تندرست ہو کسی نہ کسی کام
میں عزت اور فارغ البالی سے بسر کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے ایسی جگہ مل جائے
جو اس کی طبیعت کے مناسب ہو۔ ایک دن تین شخص یکے بعد دیگرے ہمارے دفتر
میں یہ دریافت کرنے کے لئے آئے کہ آپ کی رائے میں ہماری دماغی قوت
کیسی ہے اور کونسا کام عمدگی سے کر سکتے ہیں؟ حسن اتفاق سے یہ تینوں
شخص ایک دوسرے کے برعکس نکلے۔ ایک شخص کے سر کا حصہ زیریں خوب
چوڑا اور طاقتور تھا جو محنت مشقت کے کام یا اعلیٰ درجہ کی تجارت کے لئے موزوں تھا۔
اس کا دماغ صحیح اور جسم توانا و طاقتور تھا عقل اور سمجھ بھی اتنی رکھتا تھا کہ بھاری

اور عجلت سے اپنا عمل (خواہ) بازار میں یا دفتر میں سامان باہر کرنا اور اقرار نامہ۔ تجارت کے ایسے کاموں کا جس میں عجلت اور پھرتی درکار ہو انتظام کرنا۔ یا امور عامہ کے (جہاں ایسے آدمی کی ضرورت ہوتی ہے جو رعب کا طرز تحکمانہ ہو اور جبر کے حکم تعمیل پابندی قانون کی طرح کیجا سکے) انصرام وغیرہ میں ماتحت کارکنوں سے عمدگی سے کام لے سکتا تھا۔

دوسرا ایک نوعمر لڑکا تھا جسکے سر کا حصہ پیشین تو بہت بڑا تھا لیکن بھوؤں کے پاس اور دماغ کے نیچے اور کانوں سے اوپر کا حصہ بہت کمزور تھا۔ پس اس میں وہ قوتیں بالکل مفقود تھیں جو اول الذکر شخص میں اعلیٰ درجہ کی موجود تھیں لیکن اس کی طبیعت میں ذکاوت اور فراست خوب تھی اور اُن کاموں کو جو لوگ اس کے سامنے کریں یا اُس کو باتیں سمجھنے کی لیاقت پائی جاتی تھی۔ جو کام ڈول ڈال کر اسے دکھلایا جاتے وہ اپنے ذہن رسا سے نکال لیتا تھا۔ جس طرح انگور سے ان میں انگوروں کا عرق نکالنے کی مشین ان انگوروں کا جو عورتیں اور بچے باغ کے گوشہ گوشہ سے چن چن کر اس میں ڈالتے ہیں۔ عرق کھینچکر فضلہ الگ پھینک دیتی ہے اور صرف یہ جانتی ہے کہ انگور اکٹھے ہونے پر یہ عمل کرنا چاہئے۔ پر نہ مشین انگور چن کر اکٹھے کر سکتی ہے۔ نہ عورتیں اور بچے عرق نکال سکتے ہیں۔ اسیطرح اس لڑکے کی دماغی مشین اپنے دماغی فرائض اس صورت میں بڑی خوبی سے ادا کر سکتی تھی جبکہ لوگ اس کو کوئی کام کر کے دکھائیں یا مجوزہ کام کا اس سے مجملاً ذکر کریں۔ الغرض میں نے اس سے کہا کہ تم کبھی اعلےٰ درجہ کی تجارت نہیں کر سکو گے۔ البتہ ایسے کام کر سکتے ہو۔ جس میں ہاتھ سے کام کرنے کی نسبت کام کرنے کے اصول سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی زیادہ ضرورت پڑے۔ جاگیر وغیرہ کا انتظام اچھی طرح کر سکو گے کیونکہ اس میں چنداں عجلت درکار نہیں بلکہ عملی مستعدی اور پھرتی کی نسبت آمدنی بڑھانے کے وسائل اور ذرائع پر اطمینان سے غور و خوض کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ حساب کتاب کی جانچ پڑتال خوب کر سکتے ہو اور جہاں تک تجارت میں عقلی اصول مرتب اور منضبط کرنے کا تعلق ہے۔ تم عمدہ طور سے کر سکتے ہو لیکن تجارت میں ایسے کام جن میں عملی مستعدی اور پھرتی ہونی ضروری

ہے۔ تمہارے لئے مناسب حال نہیں۔ البتہ کپڑا وغیرہ تھوک فروشی کے طور پر فروخت کر سکتے ہو۔ منڈی کی حالت کا اندازہ اور خریداروں کی دلچسپی پورے طور پر کر سکو گے لیکن زیادہ بہتر ہے کہ کارخانہ جاری کرو کیونکہ اچھی چیزیں ڈھالنے اور بنانے کا کام تمہارے قابو کا ہے نہ خوردہ فروشی کے طور پر اشیاء فروخت کر سکتے ہو۔

تیسرا شخص ہر دو مذکورہ بالا اشخاص کے بالکل برعکس تھا اور اس کی پیشانی والا بھنووں کے پاس کا حصہ خوب ابھرا ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہاری طبیعت فلسفیانہ اور عالمانہ ہونے کی نسبت دوراندیش اور دقیقہ رس ہے۔ بعید و قریب کی اشیاء پر یکساں نظر رکھ سکتے ہو۔ تمہاری طبیعت فطرتاً عیب جو ہے اور ایسے کاروبار میں جیسا کہ نیویارک کی تفتیشی کمپنی کرتی ہے۔ خوب ترقی کرو گے۔ جواہرات کی پرکھ اور قیمتی اشیاء کی شناخت میں ید طولیٰ حاصل کر سکتے ہو۔ خریداروں کو جواہرات وغیرہ دکھانے اور ان کے متعلق گفتگو کرنے میں تمہیں مسرت حاصل ہوگی۔ لیکن قوتِ ادراک کی ذرا کوتاہی ہے۔ جانچ، تمیز اور فرق دریافت کرنے کی قوت تو اچھی ہے لیکن اعلیٰ مضامین سمجھنے اور بڑے پیمانہ پر تجارت کرنے کی قابلیت نہیں ہے اس کا دماغ شیشہ تراشنے کے ہیرے کی قلم کی طرح تھا جس سے شیشہ پر باریک خط تو ڈال سکتے ہیں۔ لیکن گہرا چوڑا خط کھینچنا ناممکن ہے۔ اس کے سر کا وسطی حصہ کانوں کے اوپر سے لے کر ذرا پیچھے تک بہت ابھرا ہوا تھا جس سے ایسا شخص خود داری، پاس عزت اور استقلال ظاہر ہوتا تھا کہ اعلیٰ رتبہ اور عمر رسیدہ آقا کو بھی خواہ مخواہ اس کا ادب اور لحاظ کرنا پڑتا تھا وہ لوگوں پر حکومت جتانے، نگرانی کرنے، سمجھانے اپنے سے کم عمر والوں اور غلط خیال کے لوگوں کو ہدایت کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا کیونکہ اس کا طرز گفتگو ایسا شستہ اور پاکیزہ اخلاق ہوتا کہ کسی کو شکایت تک کا موقع نہ ملتا تھا۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ اگر تم دستکاری کرنی چاہو تو عمدہ کپڑے سینا، قیمتی زیور اور شادی کے تحائف پر طغرے بنانے کا معاوضہ قدر شناس اور صاحب مذاق لوگ

بہت معقول دیا کریں گے۔ بلکہ کچھ تعجب نہیں ہے کہ خوش ہو کر انعام کے طور پر بھی کچھ نذر کریں۔ ہاں کوئی معمولی کام جو عام لوگ کر سکتے ہیں نہ کرنا اور ایسا کام اختیار کرنا جس میں تمہارے دادا کی عمر کے لوگ بھی تمہارا ادب اور لحاظ کریں۔ بایں ہمہ تم اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کے کاروبار کو حقارت سے نہیں دیکھا کرو گے۔

ایک دن اور ایک وقت میں تین ایسے مختلف الطباع لوگوں کا معائنہ واقعی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے لیکن دنیا میں ایسے مختلف العادت لوگوں کی کمی نہیں ہے مذکورہ بالا تینوں آدمی نیویارک میں کام کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ دنیوی عزت حاصل کرنے اور آرام سے بسر کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ اس میں تو شک نہیں کہ نیویارک میں انہیں کام تو مل سکتا تھا پر ان تینوں سے اوسط درجہ کا دماغ رکھنے والا آدمی بدرجہا افضل ہے تاہم ایسے مختلف الطبع لوگ جن میں مختلف اقسام کی قوتیں ہوتی ہیں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اور کام کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اگر ہر شخص کو مناسب طبیعت کے موافق کام ملجائے تو چند سال میں دنیا بالکل کایا پلٹ ہو جائے۔

علم قیافہ نوجوانوں اور ان کے والدین کو جو اپنی اولاد کے لئے کام یا پیشہ تلاش کرتے پھرتے ہیں بتا سکتا ہے کہ یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہر توانا اور تندرست نوجوان ہر ایک کام یا کسی خاص کام کو عمدہ طور سے کر سکے۔ بعض آدمیوں کو اپنے مقاصد میں صرف اسی وجہ سے ناکامی ہوتی ہے کہ وہ اپنی مناسب طبیعت کے خلاف پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ اگر سب کو مناسب طبیعت کے موافق کاموں میں لگایا جائے تو دنیا کی بہبودی اور فارغ البالی میں کم از کم پچاس فیصدی کی ترقی اور جرائم میں ۹۰ فیصدی کی کمی ہو جائے۔ میرا اعتقاد تو یہ ہے کہ ہزاروں آدمی جو دل سے نیک چلن رہنا چاہتے ہیں۔ محض معززانہ اور پر آسائش زندگی بسر کرنے کے وسائل میسر آنے کے سبب مجبوراً افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگر نیویارک کی خراب خستہ گلیوں اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں میں رہنے والوں کو معقول مزدوری دیجائے

یا کم از کم انہیں مستقل طور پر گزارہ کے لائق کمانے کی استعداد دی جائے اور ایسے کاموں میں لگایا جائے جو زیادہ دشوار اور ناپسندیدہ نہ ہوں تو ہم یقین کرتے ہیں کہ چند روز میں ان خراب پیشہ گلیوں کا نام و نشان تک مٹ جائے اور وہاں کے خستہ حال رہنے والے نذیر آ پیش کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ایسے لوگ محرکات و منشیات استعمال کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں اور یہ بدعادت ان پر ایسا قابو پا لیتی ہے کہ پھر اس سے نجات پانی محال ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بچے چوروں اور رات کے وقت آنکھ بچا کر ہاتھ صاف کرنے والوں کے لئے گزارے کے لائق وسائل مہیا کرنے کی کوشش کی جائے اور ان کو یقین ہو جائے کہ یہ انتظام عارضی نہیں بلکہ دوامی ہے تو وہ ضرور جرائم اور بدکاریوں سے جن کی بدولت وہ ذلت کے عمیق گڑھے میں پڑے ہیں ہاتھ اٹھا لیں اور انسانیت کے جامہ میں آجائیں۔

ایسی کوشش اور مناسبت طبیعت کے خلاف جد و جہد کرنے کی جیسے یہ مثال سمجھنی چاہئے جیسا کہ کوئی دشمن عقل بسولے سے تختہ چیرے یا پیچ کش سے سوراخ کرے اور برمے سے پیچ کسے۔ استرے سے گوشت کاٹے۔ ایسی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چاروں طرف سے ناکامی ناکامی کی صدائیں سننے میں آتی ہیں اور جو ناکام ہوتے ہیں وہ خواہ مخواہ زندگی سے بیزار نظر آتے ہیں اور شکستہ خاطر رہتے ہیں۔

بعض لوگ تعجب کرتے ہیں کہ ایک تجربہ کار علم قیافہ کے عالم کو لوگوں کا معائنہ کرکے ان کے میلانِ طبع کا اظہار کرنے میں کیوں دردِ سر کی شکایت ہو جاتی ہے پر انہیں خیال کرنا چاہئے کہ کسی کی آئندہ قسمت پر حکم لگانا کچھ آسان نہیں ہے اس کام میں بڑی خوشی تو اس بات سے ہوتی ہے کہ اسے یہ تقویت ہوتا ہے کہ وہ ہر شخص کی مدد کر سکتا ہے اور گو آدمی دیا آسکی و عادی کی بالکل پرواہ نہیں کرتی تو بھی اسے وقتاً فوقتاً اپنی پیشینگوئی کے متعلق تسلی بخش خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں جو معترضین کو جواب دینے میں بڑا کام دیتے ہیں۔ بعض لوگ ہماری نصیحت سے

فائدہ اٹھاتے ہیں - اور بیس بیس سال گذرنے پر خوشی اور شکر گذاری سے ہماری پیشین گوئی کی سچائی کا اقرار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے جن کی طرف سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا - اپنی شاکی طبیعت اور سہل انگاری سے ہماری قیمتی نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا صبر و تحمل سے انتظار نہیں کیا - منجملہ ان بے شمار تسلی بخش اور حوصلہ افزا کامیابیوں کے جو ہماری نصیحت پر برسوں عمل کرنے کے بعد حاصل ہوئی ہیں - ذیل کی چٹھی جو حال ہی میں موصول ہوئی ہے - مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے -

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۸ء

جنابمن!

آپ نے ۱۰ مئی ۱۹۱۸ء کو میری تصویر کا ملاحظہ فرما کر میرے حال علم قیافہ کے رو سے تحریر فرمایا تھا جو من و عن صحیح نکلا اس وقت میں کینیڈا کے محکمہ جنگلات میں کلرک تھا - آپ نے مجھے تکمیل تعلیم کی نصیحت کی اور میرے لئے چند پیشے منتخب کر کے سب سے اول آپ نے واعظ گوئی اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا - اب میں .... کالج کی آخری ٹرم پوری کرنے والا ہوں اور میتھوڈسٹ ایپشکوپل چرچ کا خاص واعظ مقرر کیا گیا ہوں آپ کی نصیحت اکثر میری ہمت بڑھاتی رہتی ہے - اور ناصح شفیق کا کام دیتی ہے -

آپ کا صادق

× × × × × ×

چٹھی کا مضمون حرف بحرف نقل کیا گیا ہے لیکن لکھنے والے نے اپنا نام اور سکونت ظاہر نہیں کی - غالباً اس میں اس نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی -

ایڈیٹر اور مدرس

یہ تصویر بڑا دماغ پھرتیلا بدن ظاہر کرتی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ قوتِ متخیلہ تیز اور قوتِ ادراک عمدہ ہے۔ سر کا بالائی حصہ اُبھرا ہوا ہے جو عمدہ اخلاق تحکمانہ انداز اور خود اعتباری پر دلالت کرتا ہے۔ ایسا آدمی قوتِ خیال سے اچھی طرح کام لے سکتا ہے اور اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے اور مؤثر بنانے میں خوب بلند پروازیاں دکھاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ قوت سر کے بالائی اور پیشین حصہ میں محدود ہے۔

ایڈیٹر اور معلم کو پبلک کی رائے کا لحاظ رکھنا اور اسی پیرایہ پر چلنا پڑتا ہے اسے ضروریاتِ زمانہ سے آشنا ہونا چاہئیے یعنے ان میں وہ صفتیں ہونی چاہئیں جن کو دنیا انہیں عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے۔ سر کے حصہ زیرین کا قوی ہونا جسمانی نفسانی مادی قوت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں جذباتی اور تدبر کی نسبت اعصاب کا قوی ہونا زیادہ مفید ہے۔ چند سال کا ذکر ہے کہ مجھے نیویارک کے ایک سنگتراش کی دوکان پر ایک سنگین بت کی پرائیویٹ نمائش میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا۔ دعوت کے رقعہ میں جو نام لکھا ہوا تھا اس سے مجھے یہ خیال تک نہیں آیا کہ آیا کبھی مجھے اس سے ملنے کا اتفاق بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اتفاق سے اسی دن شام کے وقت مجھے ایک اور جگہ جانا تھا میں نے یہ ارادہ کیا کہ وقت مقررہ یعنے ۸ بجے سے پہلے وہاں میں پہونچ جاؤں گا۔ غرض میں حسب وعدہ وہاں پہونچا اور ملاقات کے کمرہ میں داخل ہو کر خدمتگار کو نام بتایا۔ چند لمحہ میں سنگتراش جوشِ مسرت سے یہ کہتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا۔ "مسٹر ہاٹز آج مجھے سب سے زیادہ

آپ کی تشریف آوری کا اشتیاق تھا کیونکہ جس وقت میں پہلی مرتبہ نیویارک آیا ہوں میری عمر [illegible] سال کی تھی اور بہت شرمیلا تھا۔ پھرتے پھرتے ایک روز میں فولر اینڈ ویلز کے علم کاسہ سر کے دفتر کے سامنے سے گزرا اور یونہی بے خیالی سے تصویریں دیکھتا رہا۔ اچانک میرے دل میں معائنہ کرانے کا خیال آیا۔ الغرض اندر جاکر میں نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ سنگتراشی اور دندان سازی میں سے جونسا کام پسند ہو کرو۔ مجھے تو ان دونوں کاموں کا وہم وگمان تک نہ تھا۔ آپ سے رخصت ہوکر میں تھوڑی دیر تک سڑک پر کھڑا رہا اور سوچتے سوچتے میں نے دندان سازی سیکھنے کا ارادہ کیا اور جھٹ پٹ ایک جگہ تلاش کرکے کام سیکھنے لگا اور چند روز میں خوب مشاق ہوگیا۔ جب میرے پاس کچھ روپیہ پس انداز ہوگیا اور کچھ وقت بھی نکال سکتا تھا تو میں نے سنگتراشی سیکھنی شروع کی چنانچہ یہ میری سنگتراشی کا نمونہ ہے" یہ کہہ کر اس نے پشت کے کمرہ میں پیش کشی کی اور سنگ مرمر کا ایک چہرہ دکھایا جو واقعی ہر لحاظ سے تعریف کے قابل تھا۔ پھر اس نے کہا کہ یہ سب آپ کی بزرگانہ عنایت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مجھے دندان سازی یا سنگتراشی کا خیال تک نہ تھا۔ اور ضرور قلیہ رانی یا کوئی اور جسمانی محنت مشقت کا کام اختیار کرتا۔ لیکن میں نے آپ کی نصیحت پر عمل کیا اور خدا کے فضل اور آپ کی توجہ سے مطمئن زندگی بسر کرتا ہوں خوش وخرم ہوں اور آپ کا ممنون احسان۔ اتنے میں اور لوگ آنے شروع ہوگئے اور میں خدا حافظ کہہ کے رخصت ہوا۔ اس خیر مقدم پر مجھے خوشی تو نہ تعجب ہوا کیونکہ میں دکان [illegible] کے [illegible] کی حالت میں گیا تھا۔ خواہ کسی [illegible] اس بے شک قدرت کا خیال تھا۔ لیکن اس نے خود ہی جلدی سے اس وسوسہ کو دور کردیا اس واقعہ کو [illegible] سال ہوگئے ہیں لیکن ڈاکٹر موصوف وقتاً فوقتاً جب کبھی اسکے دفتر کے سامنے سے گذرنے کا اتفاق ہوتا ہے دفتر میں آکر اظہار شکر گذاری کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح ہماری خدمات کو دعا کے خیر سے یاد کیا جاتا ہے جو ٹھیک کام کرنے

والوں کے لئے بہترین انعام الٰہی ہے۔ اس میں ذرا شبہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں میں جنکی شاہراہِ کامیابی پر علم قیافہ کی روشنی ڈالی گئی ہے سینکڑوں ایسے ہیں جن کا حال معلوم نہیں ہوا ہے مگر امید ہے کہ کبھی نہ کبھی اسی طرح ان کا حال کھلتا رہے گا۔

ذیل میں ہم ایک چٹھی جو ہمارے مینجر کے نام کی ہے اجازت لے کر چھاپتے ہیں۔

از دفتر نومن نیشنل لائبریری ایسوسی ایشن

شکاگو۔ ۱۸ نومبر ۱۸۹۲ء

بخدمت مسٹر البرٹ ٹرنر

فورڈ اینڈ ڈیلز کمپنی نیویارک

جناب من!

آپ نے جو یہ دریافت فرمایا ہے کہ "آیا تمہیں علم قیافہ سے کچھ فائدہ پہنچا ہے یا نہیں"۔ میں نہایت خوشی سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس علم سے اسقدر فائدہ پہنچا ہے کہ اتنا کسی اور علم سے جو میں نے حاصل کئے ہیں نہیں پہنچا۔ گو میرا بیان مبالغہ آمیز معلوم ہو لیکن میں بوجوہات ثابت کر دوں گا کہ میرا بیان بے بنیاد نہیں ہے۔

استجارت میں اس قدر بیش بہا فائدہ پہنچایا ہے۔ اکثر لوگ یہ دیکھ کر تعجب کرتے ہیں کہ ۲۲ سال کی عمر میں ہی زمینداری کرتے کرتے کس طرح اتنے بڑے کام کا جو ملین سے کیلی فورنیا تک اور مچگین سے میکسیکو تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جسکی آمدنی پندرہ ہزار پونڈ سالانہ ہے مالک بن گیا۔ یہ سب علم قیافہ کی برکت سے ہے میں نے اس قسم کا کاروبار اختیار کیا جو قدرت کی عطا کی ہوئی قوتوں کی مناسبت سے میرے لئے موزوں تھا علاوہ ازیں اسی علم کے سائنٹیفک اصول یہ ہیں لوگوں کی اندرونی حالت کا اندازہ لگا لیتا ہوں۔ اگر میں علم قیافہ اور پروفیسر سائزر کی (جو اس علم کے فروغ دینے والے ہیں) اعانت سے یہ نہ معلوم کر لیتا۔ اور ان صفات کو جو اس کام کے لئے ہونی ضروری ہیں ایک ایک کرکے بخوبی ذہن نشین نہ کرتا۔ اسیطرح دیگر صفات کا میری صفات سے مقابلہ کر کے نہ دکھایا جاتا کہ کس طرح اور کیوں میں اس کام کو کامیابی سے چلانے کے قابل ہوں تو

کبھی اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہوتی۔ پس اگر ساری دنیا علم قیافہ یا کسی اور ایسے
ہی حقیقی ہنر [illegible] کے بغیر مجھ سے کہتی کہ تم یہ کام کر سکتے ہو یا علم قیافہ سے تو یہ پایا جاتا ہو کہ
یہ انسان کام کر سکتا ہے اور دنیا اس کی مخالفت کرے۔ تو مجھے کبھی یقین نہ آتے۔
الغرض میں تقریباً ہر کام میں جو کرنا ہوتا ہے تمام ضروری معاملات میں یا ان لوگوں کی
جنہیں اہم معاملات اور ضروری کاروبار میں ہاتھ بٹانے کے لئے رکھنا پڑتا ہے۔
لیاقت کا اندازہ کرنے میں ہمیشہ علم قیافہ سے کام لیتا ہوں۔ اور اگر علم قیافہ کہتا ہو
کہ میرا خیال ٹھیک نہیں ہے تو میں کبھی اس کام کو نہیں کرتا۔

۲۔ علم قیافہ کا میں ایک اور بات کے لئے بھی مشکور ہوں اور صرف یہی نہیں ہے
کہ اس علم نے مجھے کاروبار ہی میں فائدہ پہنچایا ہے۔ بلکہ اس نے مجھے سکھایا ہے کہ
اس زمانہ میں لوگ صرف دولت کمانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سچی خوشی جو انسان
کے لئے سب سے مقدم ہے اپنی کل قوتوں سے پورے طور پر کام لینے پر منحصر ہے
اور صرف چند قوتوں سے کام لینے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں اپنی زندگی کا
مقصد صرف دولت جمع کرنا۔ شہرت حاصل کرنا یا خوشنما ہی قرار دینا نہیں چاہئے
کیونکہ دولت۔ شہرت اور طاقت حاصل کرنے اور دیگر کم درجہ کی قوتوں سے [illegible]۔
خود کبھی نہ کسی فائدہ پہنچانے کی غرض سے ہمیں عطا کی گئی ہیں ان کام لینے کا بہترین اور
یقینی طریقہ یہ ہے کہ اپنی اخلاقی اور عقلی قوتوں سے اپنی ذات کے علاوہ اوروں کو
بھی فائدہ پہنچائیں۔

۳۔ علم کا شکر میں نیک کام کرنے، راستبازی، [illegible] خداوند تعالیٰ کی
قدرت کا [illegible] اور اس کے نقش [illegible] سیکھنے کی [illegible] ہے
[illegible] علم نے ہی مجھے بتایا کہ خداوند کریم کے مخلوق [illegible] پیدا کیا [illegible]
[illegible] خداوند کی ایسی صناعی اور [illegible] سے ظاہر کرتا ہوں [illegible]
[illegible] ہے دیگر [illegible]
[illegible] کے حقوق کا لحاظ رکھنے میں شہرت [illegible] ہے۔ [illegible]

مجھے سکھایا کہ مذہب ہر کام کو جس میں کرنا چاہتا ہوں منع نہیں کرتا نہ اُن کاموں کے
جن میں کرنا نہیں چاہتا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ مذہب کا منشاء اصلی یہ ہے کہ قدرت
کی عطا کی ہوئی ادنےٰ اور اعلےٰ قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے لیکن اس طرح
کہ ادنےٰ قوتوں کو اعلےٰ قوتوں کی ماتحتی میں کام کرنے سے صدمہ نہ پہنچے۔ بلکہ اس طرح
مل جل کر اپنے فرائض ادا کریں جس سے کہ خالق حقیقی کی عظمت اور بزرگی ظاہر ہو
فی الحقیقت میری کامیابی اور اچھی شہرت کا باعث علم کا شمہ مرہی ہے اور اگر میں اس کامیابی
اور شہرت کا (جو اس علم کی بدولت مجھے حاصل ہوئی ہے) شکریہ اسی گرمجوشی اور صدق دل
سے ادا نہ کروں جیسا کہ کامیابی حاصل کرنے کی آرزو میں سرگرم رہا ہوں تو سراسر
بے انصافی اور داخل ناشکری ہے آپ اس علم کی قابل قدر صداقت کو فروغ دینے
میں بڑا کام کر رہے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کا مفید اثر بہت جلد مقبول
عام ہو جائے گا۔

آپ کا صادق

ای ملاق پرس

بعض اوقات لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا لڑکے کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ
کیا کرنا چاہتا ہے۔ اور کیا اسکے میلان طبع سے یہ ظاہر نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی طبیعت
کو کسی پیشہ سے مناسبت ہے؟ بیشک ایسا ہونا ممکن ہے لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بچوں
کے مذاق طبیعت اور میلان طبع میں حسب موقعہ لوگوں کو اندوس پڑوس میں کام کرتے
دیکھنے سے نقص واقع ہو جاتا ہے چنانچہ حال ہی میں میرے ایک دوست نے جو بالغ ہو کر
مجھ سے کہا کہ سات سے بارہ سال کی عمر تک اگر کوئی مجھ سے دریافت کرتا کہ تم کونسا
پیشہ پسند کرتے ہو تو میں بلا تامل یہی جواب دیتا کہ نجاری۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ میرا
چچا جو پڑوس ہی میں رہتا تھا مجھ سے بہت محبت رکھتا تھا اور میں بھی اس سے
بہت مانوس تھا۔ نجاری کا کام کیا کرتا تھا۔ پڑوس میں نئے مکانات۔ اور عمارتیں تعمیر
کرتا جس سے لوگوں کو بڑی آسائش رہتی تھی)۔ اور میرے دوست کہا کرتے تھے

کہ تجارت تمام پیشوں میں اول درجہ کا پیشہ ہے اور اس پیشہ کی دنیا میں بڑی قدر و منزلت ہے؟ اس سے ظاہر ہے کہ صرف تاثیر صحبت سے تجارت اختیار کرنے کا خیال اسکے ذہن نشین ہو گیا تھا۔ کیونکہ در اصل اس کی طبیعت کو تجارت سے مناسبت تھی اور آلات سے کام لینے کا مادہ اس میں بالکل نہ تھا۔

اس کے ایک دوست کا لڑکا پیشہ وکالت اختیار کرنا چاہتا تھا لیکن کسی نے لڑکے کے والد سے کہا کہ اسے فولر اینڈ ویلز کے دفتر میں لے جاؤ وہ بتا دیں گے کہ اسے کون سے کام میں لگانا چاہیئے۔ غرض وہ لڑکے کو ہمارے دفتر میں آئے اور میں نے بعد معائنہ کہا کہ اسے دستکاری یا مشین کا کام سکھاؤ۔ باپ نے اس میری نصیحت پر عمل کیا اور لڑکے کو جان ووچ متوفی کے پاس لے گیا جس نے اسے نمونہ طیار کرنے کے کام پہ لگا دیا اور اس نے بہت جلد نمونہ سازی کے کام میں اپنی اعلیٰ قابلیت کا اظہار کیا۔ نمونہ سازی کی دکان میں نمونے طیار کرتا اور کارخانہ میں جا کر ڈھالتا۔ مشین کی دکان پر مشینیں تیار کرتا۔ دیکھو کہاں وکالت کرنے کا خیال کہاں دستکاری اور مشین سازی۔

انجنیر

یہ تصویر استقلال طاقت اور بردباری ظاہر کرتی ہے۔ خط و خال سے استقلال اور قائم مزاجی ہوتی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ اس میں گفتگو کرنے اور سکھانے کی نسبت خیال دوڑانے اور کام کرنے کی قوت زیادہ ہے۔ دیکھو کنپٹیاں کیسی کشادہ اور بھوؤں کے اوپر کا حصہ کس قدر ابھرا ہوا

ہے۔ پیشانی اوپر سے پُرگوشت ہے۔ اسی طرح کنپٹیوں کے برابر کا حصہ جو قوت تعمیر
اور قوت آزادی کے ذہن کی جگہ ہے اُبھرا ہوا ہے۔ دونوں کانوں کے درمیانی
حصہ کی وسعت وہ جرأت ظاہر کرتی ہے جو پُل بنانے پہاڑوں میں سے سُرنگ
نکالنے اور انجنیری کے اہم کام انجام دینے کے لئے ہونی ضروری ہے۔ لائق
انجنیروں کو ترقی پذیر زندگی کی اشد ضرورت ہے اسلئے انجنیر ایسا شخص ہو سکتا ہے۔
جس میں جرأت طاقت استقلال بردباری مردانگی اور ذکاوت ہو۔ پس واقفیت
فن انجنیری کے علاوہ جتنی اس میں جوانمردی ہوگی اتنی ہی اپنی ذات اور ملازم
رکھنے والے کے لئے بہتر ہے۔ فن انجنیری کے متعلق بہت سے امورات قابل
ذکر ہیں مگر اس مختصر رسالہ میں ان کے تحریر کرنے کی گنجائش نہیں اور دوسرے
رسالہ موسوم بہ "کلید کامیابی" میں اس فن اور دیگر فنون متعلقہ کتاب
ہذا سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

نوجوانوں کو یہ خیال کرنا نہیں چاہئے کہ کونسا کام آسان۔ عمدہ۔ خوش آیند اور
اعلےٰ درجہ کا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہماری جسمانی اور دماغی قوتیں کس قسم کی ہیں
اور اپنی ذات سے تنقیص اور دنیا کے فائدہ رسانی کے لئے ہم کونسا کام کر سکتے ہیں؟
آیا کاشتکاری کریں یا مکانات تعمیر کریں۔ جہاز تیار کریں یا مشین سازی سیکھیں کارخانہ
کھولیں یا سوداگری کریں وکالت۔ وعظ گوئی حکمت۔ دستکاری۔ اڈیٹری یا مدرسی
میں سے کونسا کام اختیار کریں غرض کس کام سے میری طبیعت کو مناسبت ہے کونسا کام
میں عمدگی سے کر سکتا ہوں جس کا مطلب صفحہ

دو خوبصورت کالی آنکھوں کا اثر

ایک علیم خوبصورت اور تندرست شخص ایک لڑکے کو یہ دریافت کرنے کے لئے
آیا کہ کونسا کام اس کے لئے بہتر ہوگا اور کہا کہ مجھے اعتقاد کامل ہے کہ علم قیافہ پیشہ
کے انتخاب کرنے میں سچا رہنما ہے اور میں تجربہ سے اس علم کا قائل ہوں۔ مہربانی

فرما کر اس لڑکے کی بابت فرما دیجئے کہ اسے کس کام میں لگایا جائے۔ پھر اپنے اعتقاد
کی نسبت اس نے مفصلہ ذیل باتیں کیں۔ اپنے بڑے لڑکے کو آپ کی خدمت میں
لایا تھا اور آپ نے اس کے مفصل خصائل معین کر فرمایا تھا کہ اس کی طبیعت کو نقشہ
نویسی اور انجینئری سے خوب مناسبت ہے۔ اس وقت اس کی عمر ۱۵ سال کی
تھی۔ پر ہم نے آپ کی تحریر کو یونہی سرسری طور سے پڑھ کر طاق نسیان پر رکھ دیا۔ ایک
سال بعد جبکہ وہ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر نکلا تو دوائی خانہ میں ملازم ہوا لیکن وہاں
اس کا دل نہ لگا اور ایک سال بعد جہاز سازی کے کارخانہ میں ملازمت کی۔ غرض اسی
طرح آٹھ سال ضائع کئے۔ بائیس تیئس سال کی عمر میں ایک آہو چشم لیڈی کی نگاہ
ناز نے اپنی مقناطیسی قوت کا اس کے دل پر اثر ڈالا اور اپنا بنا لیا۔ ایک دن وہ
فکر میں ڈوبا ہوا میرے پاس آیا اور کہا بابا! آپ جانتے ہیں کہ جو کام میں کرتا ہوں
اس کا معاوضہ میرے ذاتی گزارہ کے لئے بھی کافی نہیں اور صرف جیب خرچ
کا کام چلتا ہے۔ کھانا آپ کے ساتھ کھاتا ہوں اور جب کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے تو والدہ
مہیا کر دیتی ہے۔ اب میں حیران ہوں کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں طرہ یہ کہ میں شادی
کرنا چاہتا ہوں پر سوچتا ہوں کہ اپنا گزارہ تو ہوتا نہیں۔ قبیلہ کی پرورش کس طرح ہوگی
میں نے کئی مرتبہ پروفیسر سائنس کی تقریر پڑھی ہے جس میں انہوں نے از روئے علم قیافہ
میرے لئے نقشہ نویسی یا انجینئری تجویز کی تھی۔ اب اگر آپ مجھے اس کام میں لگا دیں تو
خوب شوق سے کام کروں گا۔ میرے والد کی سپرنٹنڈنٹ آرچی ٹیکچرل آئرن ورکس
نیویارک سے دوستی تھی۔ ان سے آ کر میں نے لڑکے کو کارخانہ میں جگہ دینے کے
لئے کہا۔ سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ پہلے ہی صد درخواستیں درج رجسٹر ہیں لیکن چونکہ
علم قیافہ کا پروفیسر تمہارے لڑکے کو اس کام کے لئے موزوں بتاتا ہے آپ اسے بھیج دیں
میں اسے طبع آزمائی کا موقع دوں گا۔ الغرض تین سال تک قلیل مشاہرہ پر کام کرنے
کے لئے وہ لڑکا رضامند ہو گیا۔ لیکن چھ مہینے میں ہی اس نے نقشہ نویسی میں ایسی
مہارت حاصل کر لی کہ معاہدہ شاگردی جس میں تین سال تک قلیل مشاہرہ پر کام

کرنے کی شرط بھی منسوخ ہو گیا۔ اور فی ہفتہ بیس ڈالر ملنے لگے۔ اب وہ پچاس
ڈالر فی ہفتہ کمانے لگا ہے۔ اگر پندرہ سال کی عمر میں بھی کام سیکھتا اور دوا فروش
کی نوکری نہ کرتا تو آج وہ ضرور میر عمارت ہوتا۔ بس جناب میرے دل میں علم قیافہ
کی بڑی وقعت ہے۔

ایک اور لڑکا

ماہ فروری ۱۹۲۳ء میں ایک مرتبہ کشتی میں سفر کرتے ہوئے ایک بڈھے سالم
معمر شخص نے مجھے پہچان کر کہا کہ جناب بیس سال کے قریب ہوئے میں اپنے بیٹے
کو جسکی عمر سات سال کی تھی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ نے اس کا
بڑا سر اور پختہ دماغ دیکھ کر فرمایا تھا کہ اگر اور لڑکوں کی طرح آپ نے اسے ابھی سے
تعلیم دلائی تو یہ پچاس سال کی عمر کو بھی نہیں پہنچے گا۔ ہاں اگر اسے کھیت کیا
کے کام میں لگایا جائے اور کھلی ہوا میں کام کاج اور بھاگ دوڑ کرے۔ اور خوب توانا
و تندرست ہونے تک کتاب کو ہاتھ نہ لگائے تو چند روز میں ہی اپنے ہم عمروں
سے جو شروع سے تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے گوئے سبقت لے جائے گا۔ ہم
نے آپ کے کہنے پر عمل کیا اور ساتھ ہی زود ہضم غذا دیتے رہے بفضلہٖ وہ
عالم فاضل ہو گیا۔ اور اب ایڈیٹری کرتا ہے اور دو سو شلنگ فی ہفتہ ناول نویسی سے
کماتا ہے۔ ہم سب آپ کے نہایت مشکور ہیں اور آپ کے حق میں دعائے خیر کرتے رہتے
ہیں۔ اتنے میں کشتی گھاٹ سے جا لگی۔ اور ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے
اس دن سے آج تک پھر ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی
مجھے فراموش نہ کریں گے۔

ایسے روشن ستارے گدڑیوں میں چھپے نہیں رہتے لیکن انسانی آسمان پہ عقدہ ثریا کا بھی
حکم نہیں رکھتے۔ زیادہ تر افسوس تو اس بات کا ہے کہ بہت سے آدمی جو روزانہ
گھوڑے دستی چھڑیاں اور کم قیمت زیورات وغیرہ فروخت کر رہے ہیں۔ یہ نہیں جانتے

کہ ان کے سر میں ایک چمکتا ہوا ہیرا ہے کاش انہیں اس جوہر کی خبر ہو جائے اگر چشمِ بصیرت سے دیکھا اور قوت کی عطا کی ہوئی قوتوں کا باقاعدہ استعمال کیا جائے تو سرشت انسانی میں جو خزانہ قارون پوشیدہ ہے سب کو نظر آنے لگے۔

تمت بالخیر

مسٹر ملسن ساٹنو کی کتاب خیالش آف
آکو پیشین سے ترجمہ کیا گیا۔
اصل کتاب ریویو من نیچر
لائبریری نیویارک
کی شائع
کردہ
ہے